داعی اسلام

قطب المدار

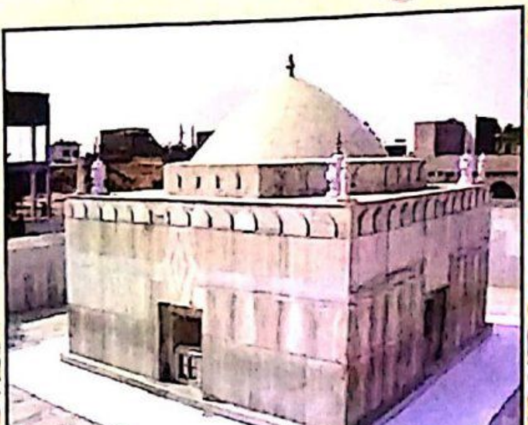

تصنیف

مفتی عبدالحکیم نوری

ناشر

علامہ فضل حق اکیڈمی

بھوانی پور، اُسکا بازار، ضلع سدھارتھ نگر یوپی

SALAM FAIZI

یہ کتاب Www.madaarimedia.Com سے ڈاؤن لوڈ کی گئی ہے

Scanned by CamScanner

MADAARI MEDIA
دم مدار بیڑا پار
The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جایئے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	داعی اسلام قطب المدار
مصنف	:	مفتی عبدالحکیم نوری
کمپوزنگ	:	محمد ارشاد احمد مصباحی ممبئی۔۹۸۳۳۸۴۴۸۵۱
پروف ریڈنگ	:	محمد ارشاد احمد مصباحی
نظر ثانی	:	مفتی عبدالحکیم نوری
ناشر	:	علامہ فضل حق اکیڈمی، بھوانی پور، اسکا بازار سدھارتھ نگر (یوپی)
سال اشاعت	:	جمادی الاخریٰ ۱۴۳۷ھ - مارچ ۲۰۱۶ء
صفحات	:	۴۸
ہدیہ	:	

ایصال ثواب

جناب عبداللہ خان مرحوم امام پور

Scanned by CamScanner

فہرست

نمبر شمار	مشمولات	صفحہ نمبر
۱	شرف انتساب	۶
۲	ابتدائیہ	۷
۳	حیات مبارکہ	۹
۴	مولد و مسکن	۹
۵	نسب پاک	۱۰
۶	قطب المدار	۱۰
۷	تعلیم و تربیت	۱۱
۸	بیعت و خلافت	۱۲
۹	شجرۂ طریقت	۱۲
۱۰	روحانی سفر	۱۳
۱۱	ہندوستان میں جلوہ گری	۱۴
۱۲	بلادِ عربیہ کا سفر	۱۵
۱۳	اجمیر مقدس میں جلوہ گری	۱۵
۱۴	ملک شام کا سفر	۱۶
۱۵	اقامتِ ہند	۱۷

Scanned by CamScanner

۱۶	شہزادوں کی جانشینی	۱۸
۱۷	دعوت وتبلیغ	۱۹
۱۸	چلّوں کی کثرت	۲۰
۱۹	افرادسازی	۲۱
۲۰	حضرت الہ دار خان	۲۱
۲۱	حضرت قاضی محمود کنتوری	۲۲
۲۲	کالپی شریف کے چند مقتدر علمائے کرام	۲۲
۲۳	رحمت وانوار کی بارش	۲۳
۲۴	سوال وجواب	۲۴
۲۵	قاضی صدرالدین جونپوری	۲۶
۲۶	حضرت حسام الدین سلامتی	۲۷
۲۷	سید صدر جہاں ترمذی	۲۸
۲۸	حضرت قاضی مطہر	۲۹
۲۹	سید اجمل بہرائچی	۳۰
۳۰	حضرت میٹھے مدار	۳۰
۳۱	تین ہم عصر مبلغین	۳۱
۳۲	سید ابو محمد ارغون	۳۱
۳۳	سید ابوالحسن طیفور	۳۲

Scanned by CamScanner

۳۴	سید ابوتراب فنصور	۳۳
۳۵	حضرت امام علی شاہ	۳۴
۳۶	حضرت کمال الدین قریشی	۳۴
۳۷	حضرت سید داؤد بخاری	۳۵
۳۸	تصرفات وکرامات	۳۷
۳۹	خوب صورت دیوتا کا غائب ہونا	۳۷
۴۰	جلال وکمال	۳۸
۴۱	مصیبتوں کا ٹل جانا	۳۹
۴۲	راہِ نجات	۴۰
۴۳	حیاتِ ابدی	۴۱
۴۴	روحانی فضائیں	۴۲
۴۵	خلافت واجازت کی اسباب وعلل	۴۲
۴۶	مشاہیر خلفاء کی جلوہ گری	۴۲
۴۷	تعصب وتنگ نظری سے پاک	۴۳
۴۸	کارہائے نمایاں	۴۴
۴۹	احساسِ ذمہ داری	۴۵
۵۰	دورِ تنزل	۴۶
۵۱	بیعت وخلافت میں انفرادیت	۴۷

Scanned by CamScanner

شرف انتساب

مرشد گرامی وقار حضور مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان قادری برکاتی علیہ الرحمۃ والرضوان کی بارگاہ عالی شان میں انتساب کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

نیاز کیش

عبدالحکیم نوری

ابتدائیہ

داعیٔ اسلام سیدنا بدیع الدین قطب المدار علیہ الرحمۃ والرضوان کے سیکڑوں چلّے اس بات کے غماز ہیں کہ آپ کسی مخصوص خانقاہ میں متمکن نہ تھے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مشرکین وملحدین کو ایمان واسلام سے آراستہ کرنا آپ کا عظیم مشن تھا۔ رب کائنات نے طویل عمر سے نوازا تھا۔ شکر خداوندی بجالاتے ہوئے وہ کارہائے نمایاں انجام دیا جن کی مثال پیش کرنے سے دنیا قاصر ہے۔

بفضلہٖ تعالیٰ افراد سازی میں وہ کمال حاصل تھا، جہاں پہونچتے تھے، مبلغین کی جماعتیں تیار ہوجاتی تھیں۔ جن کی مساعیٔ جمیلہ سے ہزاروں خوش نصیب افراد ،دامن اسلام سے وابستہ ہوجاتے۔ پوری دنیا خصوصاً ہندوستان میں سیکڑوں علاقے ایسے ہیں جہاں مسلم آبادی کثیر ترین ہے مگر دور دراز تک کسی قدیم بزرگ کا مقبرہ نظر نہیں آتا۔ شمع اسلام کو روشن ومنور کرنے والی غیبی طاقتیں نہیں ہیں۔ یہ انھیں مردان حق کی کرشمہ سازی ہے،جنہیں اسلام کی آبیاری کے لئے مرد حق آگاہ نے خصوصی تربیتِ روحانی سے آراستہ کیا تھا۔

راقم الحروف کی دیرینہ خواہش تھی کی اس مرد حق آگاہ کی مختصر سوانح حیات ’’دعوت وتبلیغ کے تناظر میں‘‘ پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں۔ مگر ۲۰۰۹ء میں انسانیت کے دشمنوں نے میرے اوپر قاتلانہ حملہ کردیا۔ مکمل دوسال زیر علاج رہا، کچھ حد تک عافیت نصیب ہوئی تو قرطاس وقلم کو سرمایۂ حیات بنالیا۔ دینی مذہبی ضرورتوں کے تحت مختلف عناوین پر کتابیں مرتب کرتا رہا۔ ابھی ماضی قریب میں ایک شب محوِ خواب تھا مگر قسمت بیدار تھی۔ مرشد گرامی وقار حضور مفتی اعظم ہند

قادری علیہ الرحمہ کے دیدار کے ساتھ ایک ایسی ہستی کو دیکھتا رہا جن کے روئے منور پر نگاہیں نہیں ٹکتیں۔ مرشد گرامی وقار ارشاد فرمارہے ہیں کہ یہ قطب المدار ہیں۔ جب بیدار ہوا تو سیدنا قطب المدار کی عنایتوں پر مشکور ہوا۔ بلاشبہ وہ مقتول جسے دنیا مردہ تصور کرچکی تھی، دین متین کا خادم ہونا، سیدنا قطب المدار کی عنایتوں کا ثمرہ ہے۔ ویسے یقین کامل ہے:

ع ہاں شہید بن کے مروں گا میں میرے دل میں قطب مدار ہیں

یوں تو سیدنا قطب المدار کی حیات و خدمات پر مشتمل کتابوں کا مطالعہ کرچکا تھا۔ مگر جب غور کیا تو سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے طرز وفکر وعمل سے اکثر مؤرخین وتذکرہ نگار تہی دامن نظر آتے ہیں۔ اصول وکلام سے عدم ممارشت، جرح وتعدیل اور نقد ونظر کی عدم صلاحیت کے باعث تذکرہ نگاروں نے رنگارنگ گل کھلایا ہے۔ لہٰذا تذکرہ نگاروں کا ممنون ومشکور ہونے کے ساتھ نقد ونظر کے بغیر کچھ پیش کرنے کی جسارت نہ کروں گا۔ حضور سیدنا، سندنا، ملجانا، ماوانا، داعیٔ اسلام علیہ الرحمۃ والرضوان پسند فرمالیں تو دوسروں کی پرواہ نہیں۔ السعی منی والاتمام من اللہ واللہ ذو الفضل العظیم۔

نیاز کیش

عبدالحکیم نوری

یکم محرم الحرام ۱۴۳۷ھ

Scanned by CamScanner

حیات مبارکہ

مولد و مسکن:۔ داعیٔ اسلام حضور سیدنا بدیع الدین قطب المدار کی ولادت باسعادت (باختلاف روایت ۳۱۵ھ، ۴۱۷ھ، ۲۵۰ھ، ۲۴۲ھ) ملک شام کے مشہور و معروف شہر حلب شریف میں ہوئی۔ ملک شام اپنے حسن و زیبائش میں یکتا و بے مثال رہا ہے۔ زمانۂ قدیم سے علم و حکمت کی مرکزیت کے طور پر متعارف رہا ہے۔ حضور رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک شام کے لئے خصوصی دعاؤں سے یاد فرمایا ہے۔ بلاشبہ وہ نبیوں اور رسولوں کی آماجگاہ ہے۔ صبح قیامت تک چالیس ابدال وہاں جلوہ گر رہیں گے۔ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام اسی زمین پر نزول فرمائیں گے۔ اسی زمین پر قیامت قائم ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ عالمی جنگوں کا اختتام ملک شام میں ہوتا رہا ہے۔

بلاشبہ اہل اللہ کی جلوہ گری سے اس کا ظاہر و باطن منور و مجلیٰ رہا ہے۔ میٹھا اور خوش ذائقہ پانی کے چشمے جاری و ساری رہے ہیں۔ خوش نما بیل بوٹے اور مختلف انواع و اقسام کے میوہ جات کی تازگی مشام جاں کو معطر کرتی رہی ہے۔

داعیٔ اسلام قطب المدار کی جلوہ گری سے پورے ملکِ شام میں خوشحالی کے ترانے گائے جانے لگے۔ چرند و پرند کے نغموں سے فضا خوش گوار اور غم و اندوہ کا نام و نشان نہ رہا۔ بلاشبہ حضرت قاضی سید علی حلبی کے دولت کدہ پر سیدنا قطب المدار نے قدم رنجاں فرمایا تو اقطاب و ابدال ہی نہیں بلکہ رجال الغیب بھی حضرت قاضی صاحب کو مبارکباد پیش کرتے رہے۔ خاتون جنت فاطمۃ الزہرا اور مشکل کشا حضرت علی شیر خدا کی مسرت و شادمانی کی انتہا نہ رہی۔ اس لئے کہ کفر و شرک کی گھنگھور گھٹاؤں میں ایمان و اسلام کی ضیاء باری کے لئے شہزادہ عالی وقار جلوہ گر ہو چکے ہیں۔ سطحِ زمین پر ہی نہیں بلکہ آسمانوں کی بلندیوں پر بھی مرحبا کی صدائیں بلند ہوتی رہیں۔ خشک ذروں میں تازگی اور اولیاء و اقطاب کے درجات میں بلندی کے باعث فرحت و شادمانی کے ماحول میں ''مَرْحَبَا یَاابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ'' کی خوشنما آواز ہر چہار جانب سے آتی رہی۔

Scanned by CamScanner

نسب پاک

داعیٔ اسلام حضور سیدنا بدیع الدین قطب المدار حسینی حسنی سادات سے ہیں۔ والد گرامی کی طرف سے حسینی اور والدہ مشفقہ کی طرف سے حسنی ہیں۔ سلسلۂ نسب حسب ذیل ہے:

سید بدیع الدین قطب المدار بن سید علی حلبی بن سید بہاء الدین بن سید ظہیر الدین بن سید احمد بن سید اسماعیل بن سید محمد بن سید اسماعیل ثانی بن سید جعفر صادق بن سید امام محمد باقر بن سید زین العابدین بن سید امام عالی مقام حسین بن شیر خدا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہم۔

حضرت بدیع الدین قطب المدار بن فاطمہ ثانی بنت سید عبداللہ بن سید زاہد بن سید محمد بن سید عابد بن سید صالح بن سید ابو یوسف بن سید محمد نفس زکیہ بن سید عبداللہ بن حسن مثنیٰ بن سید امام حسن مرتضی بن امام المتقین سیدنا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہم۔

قطب المدار:۔ قطب المدار کو چند ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ قطب الاقطاب، قطب الارشاد، قطب عالم، قطب کبریٰ، قطب اکبریہ اور عالم باطنی میں عبداللہ کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس کے ذریعہ عالم علوی اور عالم سفلی میں فیوض و برکات کی موسلا دھار بارش ہوتی ہے۔ اوتاد و ابدال اور تمامی اقطاب، قطب المدار کے زیر نگیں ہوتے ہیں۔

داعیٔ اسلام سیدنا بدیع الدین کے علاوہ بھی قطب المدار گزرے ہیں اور صبح قیامت تک ہر زمانہ میں قطب المدار ہوتے رہیں گے۔ مگر جب قطب المدار بولا جاتا ہے تو سیدنا بدیع الدین کی ذاتِ بابرکات ہی مراد لی جاتی ہے۔ اس لئے کہ ذہن کا تبادر فردِ کامل کی طرف ہوتا ہے۔ جب کہ یہ مسلمہ حقیقت کہ ''لَاتَشْکِیْکَ فِی الْمَاهِیَّاتِ'' نفس نبوت میں تمامی انبیائے کرام اور غوثیت میں تمامی اغواث برابر ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''مجھے یونس بن متّیٰ پر فضیلت نہ دو'' (بخاری شریف) یعنی نفس نبوت میں سب برابر ہیں کوئی کسی سے افضل و اعلیٰ نہیں۔ ہاں مخصصات

Scanned by CamScanner

کے باعث فضیلت وعظمت جداگانہ ہیں۔ارشادخداوندی ہے:"تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ" یہ رسول ہیں کہ ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔بلاشبہ یہ فضیلت وعظمت مخصصات کے باعث ہے۔اسی طرح اغواث میں برابری کے باوجود مخصصات کے باعث غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کا مقام ومرتبہ بالاتر ہے۔فرماتے ہیں:

مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعاً وَّلٰکِنْ   مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَازَالَ عَالِ

تمہارا مقام بلند وبالا ہے مگر میرا مقام ہمیشہ بلند وبالا رہے گا۔

اسی طرح قطب المدار پچاسوں ہوں، "لَاتَشْکِیْکَ فِی الْمَاهِیَّاتِ" کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سب برابر ہیں۔مگر جو خصوصیات سیدنا بدیع الدین کے اندر پائی جاتی ہیں جن کی وجہ سے آپ کی عظمت وفضیلت بڑے بڑوں کے وہم وخیال سے بالاتر ہے۔چوں کہ آپ فردِ کامل ہیں۔یہی وجہ ہے کہ جب قطب المدار بولا جاتا ہے تو آپ کی ذاتِ بابرکات مراد لی جاتی ہے۔ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ.

تعلیم وتربیت

داعیٔ اسلام سیدنا بدیع الدین قطب المدار علیہ الرحمۃ والرضوان کو رب کائنات نے ذہن وفکر وخیال کی بلندیوں پر فائز کیا تھا۔بچپن کے زمانہ میں ہی سعادت وسربلندی عیاں تھی۔والدین کریمین کی تعلیمات اور بزرگوں کے اطوار کو ذہن نشین کرنے کے ساتھ عمل پیرا ہونا آپ کا شیوہ تھا۔والدِ گرامی نے جب محسوس کرلیا کہ میرا شہزادہ اس قابل ہو چکا ہے کہ امام علم وفن حضرت علامہ حذیفہ شامی کی درسگاہ میں شرکت فرما کر علوم وفنون کے جواہر نایاب حاصل کرلے گا تو بلاتوقف درسگاہ عالی تک پہونچادیا۔

امام علم وفن علامہ حذیفہ کی پہلی نظر کم سن شاگرد کے روئے زیبا پر پڑی تو انھیں اذعان ویقین ہوگیا کہ میری درسگاہ میں آنے والا کمسن شہزادہ علم لدنی سے آراستہ ہے۔علامہ حذیفہ شامی اگرچہ کتب آسمانی کے عالم وفاضل تھے مگر شاگردِ رشید کو چند ماہ تعلیم دینے کے

Scanned by CamScanner

بعد حیران و ششدر رہ گئے کہ مختصر وقت میں کتب آسمانی اور ریمیا، سیمیا، ہیمیا، کیمیا کے علوم کو حفظ وضبط کر لینا عام انسانوں کے دسترس سے ماورا ہے۔

'یکجا گیر محکم گیر' کو پیش نظر رکھتے ہوئے مختصر عرصہ میں علامہ حذیفہ شامی کی بارگاہ میں رہ کر علوم وفنون کے لعل وجواہر سے آراستہ ہو گئے۔ استاذ گرامی کی بارگاہ عالی میں رہ کر فقہ حنفی کا غایر مطالعہ فرمایا اور مذہب حنفی کے امام ومقتدیٰ کے طور پر متعارف ہوئے۔

بیعت وخلافت

علوم وفنون سے آراستہ ہو جانے کے بعد شیخ طریقت حضرت سیدنا طیفور شامی معروف بہ بایزید بسطامی کی بارگاہ عالی میں پہونچ کر بیعت وخلافت سے مشرف ہوئے۔ سیدنا بایزید بسطامی شریعت وطریقت کے بحر ناپیدا کنار تھے اور اولیائے کرام کے مقتدیٰ و پیشوا تھے۔ پہلی نگاہِ معرفت سے فیصلہ فرمالیا کہ میری بارگاہ میں نسبت حاصل کرنے والا دُرِّ نایاب ہے۔ عنقریب اس کی ولایت وکرامت کا چرچا پوری دنیا میں ہونے والا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اول ملاقات میں بیعت سے مشرف فرمادیا اور مختصر ریاضت ومجاہدہ کے بعد اجازت وخلافت کے تاج زریں سے نوازنے کے بعد مسرور وشادماں ہو گئے۔

شجرۂ طریقت

حضرت سیدنا بدیع الدین قطب المدار، حضرت سیدنا بایزید بسطامی، حضرت سیدنا حبیب عجمی، حضرت سیدنا حسن بصری، حضرت سیدنا علی شیر خدا رضی اللہ عنہم، حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم۔

مذکورہ بالا سلسلۂ بیعت کے علاوہ آپ کو سلسلۂ اویسیہ بھی حاصل تھا۔ سلسلۂ اویسیہ کا مطلب یہ ہے کہ بلا واسطہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دامن کرم میں لے کر سرفراز فرمائیں۔ یہ عشق ومحبت اور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غایت کرم کے باعث ہوتا ہے۔ ایک موقع پر سیدنا قطب المدار نے اس کا اظہار اس وقت فرمایا کہ جب حضرت قاضی محمود کنتوری نے عرض کیا کہ اپنا سلسلہ تحریر کرادیجئے۔ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: "اُکتُب

اِسْمَکَ ثُمَّ اِسْمِی ثُمَّ اِسْمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" اپنا نام پھیر میرا نام پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک تحریر کرو۔

جب آپ کو سلسلۂ اویسیہ حاصل تھا تو پھر سیدنا بایزید بسطامی سے مرید اور خلافت حاصل کرنے کی حاجت کیوں؟ اس کا سیدھا سا جواب یہ ہے کہ اولاً سیدنا بایزید بسطامی سے بیعت وخلافت حاصل تھی۔ بعد میں حضور رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے کرم فرمایا اور بلا واسطہ دامن اقدس میں لے لیا۔

روحانی سفر

بیعت وخلافت سے سرفراز ہونے کے بعد روحانی سفر کا آغاز اس طرح کیا کہ اولاً مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی اور ظاہر و باطن کو مجلیٰ و مصفیٰ فرماتے رہے کہ اچانک ندائے غیبی کانوں سے ٹکرائی کہ بدیع الدین اپنے جدِ کریم کے روضۂ مبارکہ پر حاضری کا شرف حاصل کرو، وہیں سے تمہاری مراد پوری ہوگی۔ ندائے غیبی سننے کے بعد مسرت وشادمانی کی انتہا نہ رہی۔ کشاں کشاں مدینہ منورہ کی طرف قدم بڑھاتے رہے۔ روضۂ مبارکہ کی عرفانی جھلک دیکھتے ہی دل بے قابو ہو گیا اور نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کے لئے آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ دلِ بے قابو کو قرار آیا تو زبان صلوٰۃ وسلام کے ورد سے مشکبار ہو گئی۔ مسجد نبوی میں پنج گانہ نماز ادا کرنے کے بعد تمام تر وظائف جو معمولات میں تھے ان سے فراغت کے بعد صلوٰۃ وسلام کا نذرانۂ محبت پیش کرنا آپ کا شغل رہا۔

ایک دن روضۂ مبارکہ کے سامنے درود وسلام پیش کر رہے تھے کہ کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ حضور رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلوہ گر ہو کر ارشاد فرمایا کہ بدیع الدین اپنے جدِ کریم حضرت علی کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ وہ تمہیں روحانی تربیت سے آراستہ کر دیں گے۔ اسی وقت نجف اشرف کا رخ کیا۔ جب شیرِ خدا مشکل کشا کی بارگاہِ عالی میں حاضری سے مشرف ہوئے تو جسمِ ظاہری کے ساتھ شیرِ خدا نگاہوں کے سامنے رونق افروز

ہوئے۔ سر پر شفقت و محبت کا دست اقدس رکھا۔ مخصوص ادعیہ خصوصاً حرز یمانی کی تعلیم دے کران کی زکوٰتیں نکالنے کے طریقۂ کار سے آگاہ فرمایا۔

بفضلہٖ تعالیٰ چند ہفتوں میں تعلیمات کے مطابق عمل پیرا ہوکر 'نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٌ' ہو گئے۔ شیر خدا کے حکم کے مطابق مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔ صلاۃ وسلام کا نذرانۂ عقیدت پیش کر رہے تھے کہ نور مجسم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست انور کو آپ کے سرِ اقدس پر رکھ کر روحانیت کا تاجدار بنادیا اور ہندوستان میں دعوت و تبلیغ کا حکم دے کر دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔

ہندوستان میں جلوہ گری

مختلف ممالک کی سیر و سیاحت فرماتے ہوئے ہندوستان کا رخ کیا۔ بحری جہاز پر سوار ہوئے۔ وہاں آپ کے سوا کوئی مومن و مسلم نہ تھا، آپ نے نہایت فصیح و بلیغ انداز میں سیرتِ طیبہ بیان فرمایا۔ بجائے اس کے کہ لوگ آپ کے نورانی و عرفانی بیان کو سننے کے بعد ایمان واسلام کی دولت سے سرفراز ہوتے، آپ کے خلاف ہنگامہ آرائی شروع کردی۔ اسی درمیان ایک طوفانِ بلاخیز نے جہاز کو پارہ پارہ کردیا۔ اکثر سوار چند لمحوں میں لقمۂ اَجَل ہو گئے۔ مگر آپ کے ساتھ چند سوار ایک تختہ کے سہارے ساحل تک پہونچنے میں کامیاب ہو گئے۔ خورد ونوش کا کوئی سامان نہیں۔ حالات زار کو ملاحظہ فرماتے رہے۔ یکے بعد دیگرے سب کے سب ہلاک ہوگئے۔

اس وقت رب کی بارگاہ میں دعا گو ہوئے کہ اے میرے مالک و مولیٰ تعالیٰ میرے لئے خورد ونوش کی حاجت کو ہمیشہ کے لئے دور فرمادے۔ ربِّ کائنات آپ کی دعا قبول فرما لی۔ اسی وقت ایک خوبرو نوجوان آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے آقا آپ کو یاد فرما رہے ہیں۔ آپ اس کے ساتھ چلتے رہے۔ کچھ دور چلنے کے بعد باغات کے درمیان ایک خوبصورت محل نظر آیا۔ گویا کہ وہ جنت الفردوس کا محل ہے۔ ہر طرف بہار ہی بہار ہے۔ ہوائیں مشک وعنبر سے معمور۔ محل کا دروازہ کھلا، آپ اندر داخل ہوئے۔ نور مجسم

Scanned by CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست منور سے شیر برنج کے چند لقموں کو آپ کے منھ میں داخل فرما کر ارشاد فرمایا کہ اب تمہیں کھانے پینے کی حاجت نہ رہے گی۔ اور جنتی جوڑا عنایت فرما کر ارشاد فرمایا کہ اسے زیب تن کرلو۔ اب تمہیں کسی لباس کی ضرورت نہ پڑے گی۔ اپنے دست منور کو آپ کے چہرہ پر مَس کرنے کے بعد ارشاد فرمایا کہ اب تمہیں غسل کی حاجت نہ ہونے کے ساتھ تھکاوٹ ونقاہت نہ ہوگی۔ دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمادیا۔

محل سے نکلتے ہی آپ گجرات کے ساحلی علاقوں میں جلوہ گر ہوگئے۔ گجرات کے کالنجر اور دوسرے علاقوں کی سیر وسیاحت کرتے رہے۔ ہر طرف انسانوں کا ہجوم امنڈتے ہوئے سیلاب کی طرح ظاہر و باہر ہوتا۔ جو بھی آپ کے روئے زیبا کو دیکھتا گھٹنوں کے بل گر جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ چہرۂ منور پر نقاب ڈالنا اپنا معمول بنالیا تھا۔ گجرات ہی میں تھے کہ آپ کو یاد مدینہ کسی پل چین نہ لینے دیتی۔ ہزاروں کو تڑپتا بلکتا چھوڑ کر حجاز مقدس کے لئے روانہ ہوگئے۔

بلاد عربیہ کا سفر

مکہ مکرمہ میں حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے پھر کعبہ کے کعبہ روضۂ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کی زیارت سے قلب وروح کو منور ومجلی فرما کر کاظمین کا سفر کیا اور شیر خدا مشکل کشا رضی اللہ عنہ کی روحانیت سے مستفید ومستنیر ہونے کے بعد بغداد مقدس کا سفر کیا۔ اس طرح بلاد عربیہ کے مختلف علاقوں میں تشریف لے گئے۔

اجمیر مقدس میں جلوہ گری

بلاد عربیہ کا سفر مکمل کرنے کے بعد ہندوستان کا رخ کیا اور گجرات کے ساحلی علاقوں کا سفر کرنے کے بعد سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی سے ملاقات کی غرض سے اجمیر معلیٰ جلوہ گر ہوئے۔ چوں کہ دونوں بزرگوں کی ہندوستان آنے کی غرض وغایت ایک تھی۔ لہٰذا اپنے مقصدِ ورود پر تبادلۂ خیال ناگزیر تھا۔ اگر چہ تفصیل سے آگاہی نہ ہوسکی مگر اتنا سمجھنا آسان ہے کہ دونوں نسبی اعتبار سے ال رسول ہیں۔ دونوں روحانیت کے اعلیٰ

Scanned by CamScanner

مقام پر فائز ہیں۔ دونوں ایک ہی مقصد کے تحت جلوہ گر ہوئے ہیں۔ چوں کہ ہندوستان کی وسعت کے ساتھ باشندے مختلف قوموں میں بٹے ہوئے تھے۔ لہٰذا انھیں ایمان و اسلام سے آراستہ کرنا مشکل ترین تھا۔

دونوں روحانیت کے تاجداروں نے طریقۂ کار پر سیر حاصل گفتگو کی ہوگی۔ اور مختلف شعبوں کو تقسیم فرما کر مدینہ کے تاجدار رحمت پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل فرما کر پورے ہندوستان میں اللہ اکبر کی صدائیں بلند کر کے شعور و آگہی سے نواز کر بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبول و محمود ہو گئے۔

ملک شام کا سفر

اجمیر مقدس میں قیام کے ساتھ راجستھان اور گجرات کے مختلف شہروں میں تشریف لے گئے۔ اچانک مدینہ منورہ کی یاد ستانے لگی۔ بلا کسی تمہید کے حجاز مقدس کا رخ کیا۔ مکہ مکرمہ میں حج بیت اللہ سے فراغت کے بعد روضۂ منورہ پر حاضری کا شرف حاصل کیا۔ سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم منور کے ساتھ جلوہ فگن ہو کر ارشاد فرمایا کہ بدیع الدین ہندوستان جاؤ اور دعوت و تبلیغ میں پورے طور پر مصروف ہو جاؤ۔ ہندوستان میں شہر قنوج کے جنوب میں ایک تالاب ہے اس کی لہروں سے 'یَاعَزِیْزُ' کی آواز سنائی دے گی وہی تمہارا مسکن ہے۔

حکم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے باعث مدینہ منورہ سے رخصت ہو کر آخری دیدار کے لئے شیر خدا مشکل کشا کے روضۂ پر انوار پر حاضری کے لئے کاظمین پھر کربلائے معلیٰ تشریف لے گئے۔ وہاں سے وطن مالوف کا رخ کیا اور ملک شام کے پر فضا شہر حلب شریف میں جلوہ گر ہو گئے۔ اپنے آباء واجداد کی قبروں پر فاتحہ خوانی کے بعد آخری سلام پیش فرمایا۔ حلب شریف سے قریب قصبہ چنار میں کچھ دنوں قیام فرمایا۔ وہیں حضرت سید عبد اللہ کے شہزادوں کو اپنی فرزندی میں قبول فرمایا۔ (۱) سید ابو محمد ارغون (۲) حضرت سید ابو تراب فنصور (۳) سید ابو الحسن طیفور، تینوں شہزادگان کو اپنے ہمراہ لے کر ہندوستان وارد ہوئے۔

اقامت ہند

یوں تو آپ نے پورے ہندوستان کا سفر کیا ہے مگر مرکز دعوت وتبلیغ شمال ہند کو بنایا ۔جہاں تشریف لے جاتے ہزاروں کا ازدہام ہوتا۔ جب لکھنؤ اور کالپی شریف میں جلوہ گر ہوئے تو ہر چہار جانب سے زائرین امنڈتے ہوئے سیلاب کی طرح آتے رہے۔ اور جب جونپور تشریف لے گئے تو وہاں کے علماء، فضلاء، ارکان مملکت اور مختلف صوبوں سے قدم بوسی کرنے والوں کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔ جونپور میں کافی دنوں تک قیام پذیر رہے۔ یہاں تک کہ ہر شخص یہی سمجھتا رہا کہ یہی آخری آماجگاہ ہوگی۔ مگر ایک دن رخت سفر باندھا تو پتہ چلا کی آخری قیام گاہ جونپور نہیں ہے بلکہ مکن پور ہے۔ ہزاروں عقیدت کیش ڈبڈباتی آنکھوں سے نشان قدم کو بوسہ دیتے ہوئے آپ کو رخصت کیا۔

کانپور ہوتے ہوئے آخری قیام گاہ مکن پور شریف جلوہ گر ہوئے۔ وہ تالاب جس کی دھاروں سے 'یَاعَزِیْزُ' کی آواز آتی تھی، خشک ہوگیا۔ عقیدت کیشوں نے قیام گاہ کے لئے مکان تعمیر کردیا۔ اس مکان میں رہ کر روحانیت کی شمع روشن فرما کر ہر طرف روشنی پھیلادی۔ ایک دن اپنے خادم خاص حضرت یاسین سے پانی طلب کیا مگر تلاش بسیار کے بعد بھی انھیں پانی میسر نہ ہوا۔ اچانک ایک چشمہ جاری ہوا جسے ایسن ندی سے شہرت ملی۔ ہر طرف روحانیت کی بہار جانفزا نظر آئی تو لوگ جوق در جوق آتے رہے۔ یہاں تک کہ روحانی و عرفانی شہر مکن پور آباد ہوگیا۔

آپ کی جلوہ گری سے روز وشب میلا، ہر شب، شب برأت اور ہر روز، روز عید کا ماحول رہتا۔ ''قال اللہ وقال الرسول'' کی صدائے دلنوازی سے پوری آبادی معطر ومنور رہتی۔ ہر آنے والا محسوس کرتا کی جنت کے پر فضا ماحول میں زندگی کے ایام گزر رہے ہیں۔ آپ کے جسم معطر سے بھینی بھینی خوشبو پھوٹتی جو ذہن و دماغ اور روح کی بالیدگی کا سامان مہیا کرتی۔

Scanned by CamScanner

شہزادوں کی جانشینی

سیدنا داعیٔ اسلام نے اپنے برادرزادوں حضرت سید محمد ارغون، حضرت سید ابوتراب فنصور، حضرت سید ابوالحسن طیفور کو تعلیم و تربیت سے آراستہ کیا۔ ذکر و فکر اور پاس انفاس کا خوگر بنایا اور حبسِ دم کے طریقۂ کار کے بعد مجاہدہ اپنے روبرو کراتے رہے۔ شب بیداری اور صائم الدہر کا مجسمہ بنا کر اپنا جانشین قرار دیا۔ اپنی حیات ظاہری میں اچھے خاندان میں نکاح کروادیا۔ اور یہ مژدۂ جانفزا سنادیا کہ تینوں شہزادوں کی اولاد بھی ہمارے نقش قدم پر چلتے ہوئے روحانیت کے ماحول کو برقرار رکھے گی۔ بفضلہٖ تعالیٰ صدیاں گزر گئیں مگر تینوں شہزادگان کی اولاد خدمت دین متین میں مصروف ہیں۔

وقت آخر:۔ اگرچہ آپ پر کسی طور پر نقاہت کا اثر نہ تھا اس لئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرم نوازیوں سے آپ کو کھانے پینے کی حاجت نہ رہی اور نہ ہی آپ کا لباس پرانا ہوتا اور پھٹتا۔ آپ پر غسل کی حاجت نہ ہوتی۔ جسم تر و تازہ اور لباس صاف ستھرا، مرض و نقاہت کا نام و نشان نہیں۔ بایں ہمہ موت کا مزہ چکھنے کے لئے تیار تھے۔ اپنوں کو وصیت کررہے ہیں کہ جب میں دنیا سے رخصت ہوجاؤں تو تینوں شہزادوں کو میری طرح سمجھنا۔ جب پریشانیوں کا اندیشہ ہو تو ان کی طرف رجوع کرنا۔ وصال کے بعد بھی میری روح تمہاری تربیت کرتی رہے گی جس طرح آج کررہی ہے۔ میری نماز جنازہ حضرت مولانا حسام الدین سلامتی پڑھائیں گے۔

مذکورہ وصیت کے بعد دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کی خوشحالی پر گفتگو فرماتے رہے۔ ۱۷ر جمادی الاول ۸۳۸ھ کی صبح نمودار ہوئی۔ ہر طرف نور و نکہت کا ماحول رہا۔ تلاوت قرآن پاک اور درود مستجاب کا ورد ہوتا رہا۔ حبسِ دم کرنے والا ساکنِ بہشت ہوا۔ جسم تر و تازہ، چہرہ پر انوار و تجلیات کی موسلا دھار بارش۔ دیکھنے والا 'دم مدار' کا نعرۂ مستانہ لگانے پر مجبور۔ حجرہ خود بخود بند ہوگیا۔ تھوڑی دیر کے بعد کھلا تو دیکھنے والوں کی حیرتوں کی انتہا نہ رہی کہ غسل کے بعد کفن میں ملبوس اور مشک و عنبر کی خوشبو سے معطر ہیں۔

Scanned by CamScanner

جنازہ حجرۂ مبارک سے نکالا گیا تو صف در صف اژدہام نظر آیا۔ رجال الغیب اور اولیائے کرام کی جماعتیں اس کثرت سے تھیں کہ انھیں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ بغیر کسی اطلاع کے حضرت مولانا حسام الدین سلامتی جونپور سے مکن پور رونق افروز ہو گئے۔ جن کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جب جسم منور کو قبر میں اتارا گیا تو سینہ منور کو جنبش ہو رہی تھی اور لگتا تھا کہ حبسِ دم میں اسم جلالت 'اللہ' کا ورد ہو رہا ہے۔ اس وقت دیوانگی میں ہر شخص ''دم مدار'' کا نعرۂ مستانہ لگا تا رہا۔ بلا شبہ آپ زیر زمین دفن ہو چکے ہیں مگر حیات ظاہری سے زیادہ تصرف و کمالات کا ملکۂ تامہ رکھتے ہیں۔

دعوت و تبلیغ

دعوت و تبلیغ کی ذمہ داری ہر مرد مومن پر لازم و ضروری ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: ''كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ '' تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں۔ بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔ حکمت و موعظت کے بغیر دعوت و تبلیغ میں کامیابی نہیں مل سکتی۔ ارشاد خداوندی ہے: ''اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ '' اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت سے بلاؤ۔ حکمت و موعظت کا خوگر وہی ہوگا جو علم و عمل اور اخلاص و تقویٰ میں کامل اور مکمل ہونے کے ساتھ روحانیت سے آراستہ ہوگا۔

داعیٔ اسلام حضور سیدنا بدیع الدین قطب المدار کو رب کائنات نے ان تمام خوبیوں سے نوازا تھا جو ایک داعی و مبلغ کے لئے درکار ہیں۔ بلا شبہ ''عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ'' کے آپ صحیح مصداق تھے۔ یوں تو دنیا کے مختلف دیار و امصار میں آپ نے دعوت و تبلیغ کا فریضہ انجام دیا۔ مگر حکمِ رسول پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر ہندوستان کو مرکز دعوت و تبلیغ بنایا۔

انفرادیت:۔ روئے منور کو دبیز نقاب سے ڈھکنے کے باعث عام طور پر چہرۂ منور کی زیارت

سے اکثر زائرین محروم تھے۔ چوں کہ توحید کے علم بردار اور اس کے داعی و مبلغ تھے اور آپ کے روئے منور پر جس کی نظر پڑتی وہ بے ساختہ قدم بوس ہو جاتا۔ اگر چہرۂ مبارکہ پر دبیز نقاب نہ ڈالتے تو کفر و شرک کے ماحول میں زندگی گزارنے والے آپ کو معبود سمجھ کر پوجا کرنے میں مصروف ہو جاتے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر شخص کو چہرۂ انور کی زیارت کی اجازت نہ تھی۔ مخصوصین کو اپنا مقرب بنا کر روحانیت سے آراستہ فرما کر مبلغ اسلام بنا کر ملک کے مخصوص طبقہ و علاقہ میں ارسال فرماتے۔ مخصوص طریقۂ کار سے کفار و مشکرین کو ایمان و اسلام سے آراستہ کرتے۔

ہندوستان ہی واحد ملک ہے جہاں مسلمانوں میں کثیر برادری پائی جاتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ غیر مسلموں میں بھی برادری کی کثرت ہے۔ مخصوص برادری کے چند افراد کو اپنے روئے انور کی زیارت کراتے وہ سب کے سب مست الست ہو جاتے۔ اپنی قربت کا شرف عطا فرمانے کے بعد روحانیت کا تاجدار بنا دیتے۔ انھیں مخصوص برادری میں تبلیغ کا ذمہ دار بنا دیتے۔ جو خوش نصیب ایمان و اسلام کی دولت حاصل کرتا، مخصوص برادری کے ساتھ منسوب ہو جاتا۔

چِلّوں کی کثرت

پوری دنیا میں کسی بزرگ کے چلّے اس کثرت کے ساتھ نہیں ہیں جتنے چلّے قطب المدار کے ہیں۔ شہروں، قصبوں، بیابانوں بلکہ پہاڑوں پر بھی آپ کے چلّے ہیں۔ صرف ہندوستان میں ۱۰۰ ار سو سے زائد چلّے اس بات کے غماز ہیں کہ آپ مخصوصین کو روحانی تربیت کے لئے عارضی خانقاہ میں جلوہ گر ہوتے، جسے چِلّہ سے تعبیر کر لیا جاتا۔ جب کہ چِلّہ اسے کہتے ہیں جو ریاضت و مجاہدہ کے لئے مخصوص ہو۔ سیدنا قطب المدار کو روحانی تربیت سیدنا علی شیر خدا مشکل کشا رضی اللہ عنہ کی روحانی کمالات سے حاصل ہوئی۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی عنایتوں نے ''نورٌ علیٰ نور'' کر دیا۔ لہٰذا انھیں کسی مخصوص جگہ بیٹھنے کی حاجت نہ رہی۔ لہٰذا یہ سیکڑوں چلّے اپنے لئے نہیں بلکہ مخصوصین کو روحانیت سے آراستہ

Scanned by CamScanner

کرنے کے لئے تھے۔

چوں کہ آپ جنوں میں بھی دعوت وتبلیغ فرماتے تھے۔اس لئے بیابانوں اور پہاڑوں پر بھی چلّہ خانہ لازم وضروری تھا تاکہ جنوں کو ایمان واسلام سے آراستہ فرما کر مبلغین کی جماعتیں تیار ہوسکیں۔بفضلہٖ تعالیٰ آپ جن وانس دونوں میں دعوت وتبلیغ فرما کر سیکڑوں کو مبلغ اور لاکھوں کو ایمان واسلام سے آراستہ فرمایا۔

افرادسازی

داعئ اسلام حضور سیدنا بدیع الدین قطب المدار علیہ الرحمۃ والرضوان موجودہ خانقاہی نظام سے الگ تھلگ یوں ہی روایتی بیعت وخلافت کے روادار نہ تھے۔ بیعت اسلام آپ کا مشن تھا۔کافروں ومشرکوں کو بیعت اسلام اور علم وعمل سے آراستہ شخصیتوں کو روحانی تربیت سے آراستہ کرنے کے بعد مبلغ اسلام بنانا آپ کا عظیم مشن تھا۔آپ کے تربیت یافتہ افراد جنھوں نے تبلیغ واشاعتِ مذہب کا عظیم کارنامہ انجام دیا، ان کا انحصار مشکل ہے۔مگر چند مشہور ومعروف شخصیتوں کا تذکرہ ناگزیر ہے۔

حضرت الٰہ دار خان

داعئ اسلام سیدنا قطب المدار جب دہلی میں رونق افروز ہوئے تو پورے شہر کے باشندے امنڈتے ہوئے سیلاب کی طرح آپ کی بارگاہ عالی میں حاضر ہوئے۔ بادشاہ وقت فیروز شاہ تغلق آپ کے دست مبارک کو بوسہ دے کر بیعت کا شرف حاصل کیا۔اعیان سلطنت کے ساتھ ہزاروں افراد بیعت سے مشرف ہوئے۔ کچھ کو بیعت اسلام اور کچھ کو بیعتِ ارادت میں داخل فرمایا۔ ہر شخص روئے منور کی زیارت کا مشتاق تھا۔جب آپ دہلی سے روانہ ہوئے تو ہزاروں افراد روتے بلکتے آپ کو الوداع کہہ رہے تھے۔اچانک آپ نے چہرۂ منور سے نقاب کو اٹھادیا، سب کے سب بے خودی میں بیہوش ہوگئے۔آپ سب لوگوں کو چھوڑ کر آگے بڑھ گئے۔مگر حضرت الٰہ دار خان جو کچھ دیر بعد باہوش ہوگئے۔تیزی سے چلتے ہوئے قافلہ میں شریک ہوگئے۔وزارت سے استعفیٰ دینے کے بعد جو کچھ دولت تھی

فقیروں میں تقسیم کر دیا۔ اور پوری زندگی کو قطب المدار کے نام وقف کر دیا۔ تبلیغ دینِ متین کے ذریعہ ہزاروں افراد کو داخلِ اسلام کیا۔ رحمة الله علیه رحمةً واسعةً۔

حضرت قاضی محمود کنتوری

علوم عقلیہ ونقلیہ کے ماہر و کامل حضرت علامہ سید محمود کنتوری خاندانی طور پر معزز و مکرم تھے۔ والدِ گرامی حضرت شیخ حمید علیہ الرحمہ علم وعمل میں یکتائے روزگار اور پیرِ کامل شیخ ابوالفتح علیہ الرحمہ کے مریدِ صادق تھے۔ آپ کے تلامذہ کے علمی تفوق پر پورا ہندوستان متفق الخیال تھا۔ کنتور کی جامع مسجد سے متصل آپ کی درسگاہ تھی۔ طلبہ کے ساتھ جامع مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے تشریف لے گئے تو مسجد میں ہی سیدنا قطب المدار سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

چوں کہ متبحر عالم و فاضل تھے۔ لہٰذا جائزہ لئے بغیر کسی کو عظیم تصور کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چند مسائل پر گفتگو کر رہے تھے کہ سیدنا قطب المدار نے روئے منور سے نقاب ہٹا دیا۔ بے تابی میں سر کو پائے مبارک پر رکھ کر بیعت کی درخواست کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک علم کا غرور اور نخوت کا خاتمہ نہ ہو جائے اس وقت تک بیعت کے قابل نہ ہوگے۔ اسی وقت قاضی صاحب کے منھ میں لعاب دہن ڈال دیا۔ جو کچھ پڑھا لکھا تھا، فراموش کر گئے۔ علم لدنی حاصل ہو جانے کے بعد لاہوت وملکوت کی سیر کرنے لگے۔ تربیتِ روحانی کے بعد بیعت سے سرفراز ہوئے۔ پوری زندگی شرک و کفر اور بدعت و ضلالت کے خلاف نبرد آزما رہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ آپ کی کوششوں سے ہزاروں افراد ایمان واسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے۔

کالپی کے چند مقتدر علمائے کرام

کالپی شریف، اولیائے کرام کی آماجگاہ رہی ہے۔ آج بھی سیدنا محمد، سیدنا احمد، سیدنا فضل اللہ ترمذی علیہم الرحمہ کے مزارات پر سیکڑوں کی بھیڑ رہتی ہے۔ داعئِ اسلام سیدنا قطب المدار کی تشریف آوری کے زمانہ میں سیدنا سراج الدین کی ولایت وکرامت کا چرچا

Scanned by CamScanner

تھا۔ بادشاہِ وقت قادر شاہ بن محمود شاہ سیدنا سراج الدین کا مرید تھا۔ قادر شاہ سیدنا قطب المدار سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا اور ملاقات کی اجازت نہ ملنے کے باعث نازیبا کلمات یوں کہتے ہوئے چلتا بنا کہ ''اپنے شیخ سے کہہ دینا کہ میرے ملک سے کہیں اور چلا جائے''۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے بدن میں آبلے پڑنے لگے۔ پیر و مرشد کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انھوں نے اپنا پیرہن پہنا دیا، سوزش جاتی رہی۔ کچھ ہی دیر بعد پورے طور پر صحت یاب ہو گیا۔ جب یہ اطلاع سیدنا قطب المدار کو ہوئی تو ارشاد فرمایا: ''سراج چرا نسوخت'' سیدنا سراج الدین کے تن بدن میں سوزش ہوئی۔ یہاں تک کہ ۸۳۰ھ میں سیدنا سراج الدین کی وفات ہوگئی۔ بلاشبہ پیرِ کامل نے اپنے مرید کو جلنے سے بچالیا اور خود سوخت ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ۔

سیدنا قطب المدار کے مریدین کالپی شریف اور اس کے قرب و جوار میں کثیر ترین ہیں۔ خصوصاً سیدنا الشیخ محمد الیاس، سیدنا الشیخ فولاد، سیدنا الشیخ مجذوب علیہم الرحمہ کی عظمتوں کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا جنھوں نے اشاعتِ اسلام میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ بلاشبہ اس دیار میں قطب المدار کے فیض یافتوں کی محنتوں و جانفشانیوں سے ہزاروں افراد دامنِ اسلام سے وابستہ ہوئے۔

رحمت و انوار کی بارش

کالپی شریف میں روحانیت کی موسلا دھار بارش کے بعد مدینۃ العلماء جونپور کا رخ کیا۔ چوں کہ عمر کا آخری حصہ تھا۔ اس لئے کہ ۸۳۰ھ میں کالپی شریف میں جلوہ گر ہوئے تھے جب کہ ۸۳۸ھ میں داعئِ اجل کو لبیک کہا۔ اس وقت ہندوستان میں پچاس سے زائد اولیائے کرام دینی و تبلیغی خدمات انجام دے رہے تھے۔ اگر چہ سرکاری زبان فارسی تھی مگر اردو کی پیدائش ہو چکی تھی۔ حضرت مخدوم سمناں اور حضرت بندہ نواز گیسو دراز اردو زبان میں وعظ و تقریر فرماتے رہے۔ ''دم مدار بیڑا پار'' اور ''میٹھے مدار'' اردو ہے۔ گویا کہ اردو عوام کی زبان ہو چکی تھی۔

Scanned by CamScanner

سیدنا قطب المدار کی حیات و کارناموں کے اکثر ماخذ اسی دور یا اس کے بعد کے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض تذکرہ نگاروں نے آپ کی حیات ۱۲۵ر قرار دیا ہے۔ ۲۵۰ر یا ۵۹۵ر قرار دینے میں اس لئے جھجک محسوس کرتے ہیں کہ اس دور کی تصنیف شدہ کتابوں میں آپ کا ذکر جمیل نہیں ملتا۔ میرے نزدیک عمر کا تعین مشکل ترین ہے۔ جس مردِ خدا نے کسی مخصوص جگہ کے بجائے جہاں ضرورت پڑتی دعوت وتبلیغ کے لئے تشریف لے جاتے۔ پہاڑوں، بیابانوں میں بھی آپ کا مسکن ہوتا۔ وہاں مؤرخین وتذکرہ نگاروں کا گزر نہیں۔

کالپی شریف سے جونپور تشریف لے جانے کے بعد پورے شہر واطراف وجوانب میں رحمت وانوار کی موسلا دھار بارش ہوتی رہی۔ بادشاہ اور وزراء، ارکان مملکت اور علماء و فضلاء نے بارگاہ عالی میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔ سلطان ابراہیم شرقی بیعت سے مشرف ہوا۔ مگر قاضی القضاۃ ملک العلماء علامہ شہاب الدین دولت آبادی کسی طور پر متاثر نہ ہوئے۔ اولاً غرورِ علم، ثانیاً بناوٹی فقیروں سے نفرت کے باعث متوجہ ہونا اپنی شان کے خلاف تصور کرتے۔ جب آپ کی کرامتوں کے تذکرے عام وتام ہوتے رہے تو دو سوال تحریر فرما کر اس لئے ارسال کیا کہ اگر جواب نہ دے سکے تو مذاق اڑانے کا موقع ملے گا۔ اس لئے کہ انھیں یقین کامل تھا کہ دونوں کا جواب وہی دے سکتا ہے جو عالم وعارف ہوگا۔

سوال وجواب

سوال اول: آدمی افضل ہے یا کعبہ؟

سوال دوم: " اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ " علماء نبیوں کے وارث ہیں۔ علم سے مراد وہی علم ہے جو میں نے حاصل کیا یا کوئی اور علم ہے؟

الجواب: دونوں سوالوں کو ملاحظہ فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا کہ کعبہ شریف اللہ تعالیٰ کی صفتوں کا پرتَو ہے اور آدمی پر اللہ تعالیٰ کی ذات کا پرتَو ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اسرار وخواص کا جاننا مشکل ترین ہے۔ وہ حضرات جو خانقاہِ عدم کے گوشہ نشین اور قرب واختصاص کی خلعتِ فاخرہ اور عطیۂ عظمیٰ سے سرفراز ہیں اور حدوث وفنا

سے بیگانہ ہیں اور ایک ہی جست میں دونوں جہاں سے نکل جاتے ہیں۔ اور ربّ کائنات کی بارگاہ میں شب و روز بسر کرتے ہیں اور پوری کائنات سے بیگانہ ہو جاتے ہیں، بلاشبہ یہ حضرات میخانۂ مطلق کے بادہ کش ہیں۔ جنھوں نے روز میثاق ''اَلَسْتُ بِرَبِّکُم'' سنا تھا، اب تک اس کی یاد ان کے عرفانی سینوں میں محفوظ ہیں۔ ان کے یہاں ماضی و مستقبل کا گزر نہیں۔ جو کچھ ازل و ابد کی کتاب میں محفوظ ہے، ان کے صاف ستھرے ذہن و دماغ میں محفوظ و مامون ہے۔ یہ حضرات روحِ محفوظ و مکنون سے مشاہدہ کرتے ہیں۔ یہی لوگ ''اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ'' کے مصداق ہیں۔ رہے علمائے ظاہر تو انھیں رازِ مخفی تک رسائی نہیں۔ جب کہ علم ظاہر کا حصول بھی ضروری ہے۔ مگر یہ علم مرشد کامل کی دستگیری کے بعد ہی باطن کے دروازوں کو کھولتا ہے۔ علمائے ظاہر کا علم کسبی ہے جو جہد مسلسل اور محنت شاقہ سے حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ علم جو انبیائے کرام علیہم السلام کی وراثت ہے وہ کسبی نہیں وہبی ہے۔ بظاہر اس کے حصول میں سخت مجاہدات و ریاضات کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر حقیقت میں وہ خداوند قدوس کا فضل و احسان ہے۔

ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی نے عالمانہ و عارفانہ جواب کو پڑھتے ہی متحیر و شرمندہ ہو گئے۔ اچھی طرح سمجھ لیا کہ سیدنا قطب المدار نے میرے ارادوں کو سمجھ لیا ہے۔ بارگاہ عالی میں جانے کی جرأت نہ رہی۔ چوں کہ عالم و فاضل بلکہ علامۃ الدہر تھے۔ حضوری کے لئے راستہ یوں نکالا کہ غوث العالم سیدنا مخدوم اشرف سمنانی کی بارگاہ میں حاضر ہو کر حالات سے آگاہ کیا۔ غوث العالم نے ارشاد فرمایا کہ بلا توقف قطب المدار کی بارگاہ میں چلے جاؤ۔ ان شاء اللہ تعالیٰ حالات بہتر ہو جائیں گے۔ ملک العلماء بارگاہ قطب المدار میں حاضر ہوئے۔ اسی وقت دیدار پر انوار سے مشرف ہوئے۔ کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ نخوت و تمکنت کا جنازہ نکل گیا۔ ایک ہی نگاہِ کیمیا اثر سے حجابات اٹھ گئے۔ بیعت سے مشرف ہونے کے بعد ملک العلماء کے ساتھ ملک الاولیاء ہو گئے۔ علم سفینہ کے ساتھ علم سینہ کا دریا بہا دیا۔ ہزاروں کو منزل مقصود کی رہنمائی کی۔ ایمان و اسلام

Scanned by CamScanner

کی تبلیغ واشاعت میں محیر العقول کارنامہ انجام دیا۔

ع خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

قاضی صدرالدین جونپوری

شیراز ہند جونپور کے عظیم المرتبت عالم وفاضل حضرت قاضی سید صدرالدین جونپوری نے والدِ گرامی حضرت سید رکن الدین سے اکتساب علم کیا اور والدِ گرامی کے وصال کے بعد انھیں کی جگہ پر تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ داعیِ اسلام سید قطب المدار کی عظمت وکرامت کا تذکرہ سننے کے بعد غائبانہ طور پر معتقد و جانثار ہوگئے۔ اور جب ملاقات سے مشرف ہوئے تو چہرۂ انور کی دید کی تاب نہ لاکر زمیں بوس ہو گئے۔ جب کسی طور پر باہوش ہوئے تو بیعت ہونے کے لئے عرض کیا۔ جواباً داعیِ اسلام نے ارشاد فرمایا کہ جب تک علوم ظاہر کو فراموش نہ کروگے، بیعت ہونے کی اہلیت نہ ہوگی۔ آپ نے ادباً عرض کیا کہ میرے بس کا نہیں کہ جو کچھ پڑھا لکھا تھا فراموش کر جاؤں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کلمۂ طیبہ کے 'لا' سے سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد کلمۂ طیبہ کا ورد کرایا۔ نورانیت کی شعائیں گامزن ہوئیں۔ مکمل چالیس دن ریاضت ومجاہدہ اور پاس انفاس کرانے کے بعد نورانیت کا مجسمہ بنا دیا۔ اس کے بعد بیعت سے آراستہ فرمایا۔

اب قاضی سید صدرالدین مبلغ اسلام ہو گئے۔ جن کو دیکھنے والا یہ محسوس کرتا کہ نور کے پتلا کی زیارت سے شادکام ہو رہا ہوں۔ سیدنا قطب المدار کی نوازشات سے ہزاروں افراد کو داخل اسلام کیا۔ کفر وشرک کے ماحول میں زندگی گزارنے والوں کو صراطِ مستقیم کا پتہ بتایا۔ پوری زندگی درس وتدریس کا شغل رکھتے ہوئے روحانی تعلیم وتربیت کو اپنا مشن بنایا۔ گویا کہ سیدنا قطب المدار کے نقش قدم پر چلتے ہوئے افراد سازی کرتے رہے۔ مبلغین اسلام کی جماعتیں تیار ہوتی رہیں۔ جن کی مساعیِ جمیلہ سے ہزاروں بے راہ رَو منزل مقصود کو حاصل کرنے میں کامیاب وکامران ہوئے۔

Scanned by CamScanner

حضرت حسام الدین سلامتی

عشق ومحبت کا تاجدار، علم وعمل میں یکتائے روزگار، سیدنا قطب المدار کے خلیفۂ نامدار حضرت مولانا حسام الدین سلامتی، فنافی الشیخ کے مقام پر فائز تھے۔ دم مدار کا نعرۂ مستانہ، آپ کا وظیفہ تھا۔ ابتدائی حالت میں سخت ترین ریاضت ومجاہدہ کرنے کے بعد بیعتِ ارادت سے سرفراز ہوئے۔ پھر شیخ کے عشق ومحبت سے سرشار ہونے کے بعد ہمہ وقت نقش قدم کی جستجو میں منہمک رہے۔ لمبے سفر سے واپسی کے بعد درِ مرشد کو بوسہ دیا۔ اس وقت حجرۂ خاص میں کسی کو جانے کی اجازت نہ تھی۔ اس لئے مخصوص عبادت کے وقت اپنے چہرۂ انور سے نقاب اٹھادیتے۔ جو دیکھتا دیوانہ وار فریفتہ ہونے کے ساتھ اپنے جسم میں سوزش وتپش محسوس کرنے کے ساتھ دیوانہ وار پھرتا۔ مگر:

ع دیوانۂ عشق بڑی چیز ہے سیماب
یہ ان کا کرم ہے جسے دیوانہ بنادیں

تمام حالات سے آگاہ ہونے کے باوجود حجرۂ خاص کی طرف قدم بڑھارہے ہیں۔ روکنے والوں نے روکا، مگر:

ع بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لب بام ابھی

جوں ہی قرب نصیب ہوا اور رخِ زیبا پر نظر پڑی لرزہ طاری ہوگیا۔ سوزش کے باعث لڑکھڑاہٹ ہونے لگی۔ سیدنا قطب المدار نے ارشاد فرمایا کہ ''بے ادب کی رسائی بارگاہِ الٰہی تک نہیں ہوتی'' سوزش وتپش کے باوجود ذہن ودماغ کو مجتمع کرنے کے بعد حضرت حسام الدین جواباً عرض گزار ہوئے ''اگر بے ادبی نہ کرتا تو نورِ خدا کے دیدار سے محروم رہتا'' اس جوابِ لا جواب کے سننے کے بعد سیدنا قطب المدار مسرور ہوئے۔ اور 'سلامتی، سلامتی' ارشاد فرمانے لگے۔ تپش ختم ہوئی اور پورے بدن میں ٹھنڈک محسوس ہونے لگی۔ اسی دن سے حضرت حسام الدین 'سلامتی' سے مشہور ومعروف ہوگئے۔

حضرت سلامتی مذہبِ عشق کے پاسبان تھے۔ اور ذہن و دماغ میں آتشِ عشق لگانے کا ہنر رکھتے تھے۔ اپنی اس صلاحیت کے باعث ہزاروں کے لئے مشعلِ راہِ ہدایت بنے۔ رحمة الله عليه رحمةً واسعةً.

ع اے عشق تیرے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

سید صدر جہاں ترمذی

حضرت سید صدر جہاں کے والدِ گرامی ترمذ سے ہندوستان کی دار السلطنت دہلی وارد ہوئے۔ چوں کہ اس دور میں جونپور علماء وفضلاء کی آماجگاہ تھا۔ دہلی سے جونپور تشریف لے گئے۔ دیگر تلامذہ کے ساتھ ابراہیم شرقی کی تعلیم و تربیت فرماتے رہے۔ حضرت سید صدر جہاں اپنے والدِ گرامی کی درسگاہ میں امتیازی حیثیت رکھتے تھے۔ جب ابراہیم شرقی برسرِ اقتدار ہوئے تو اپنے استاذ زادہ حضرت سید صدر جہاں ترمذی کو وزارت کے عہدہ پر فائز کیا۔ وزارت کی ذمہ داریاں نبھانے کے ساتھ عابدِ شب زندہ دار تھے۔ تصوف کی کتابیں مطالعہ کرنے کے ساتھ اہل اللہ کی صحبتوں کو پسند کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور سیدنا مخدوم اشرف سمنانی کی بارگاہِ عالی میں پہونچ کر بیعت کی درخواست کی تو حضور مخدومِ سمناں نے ارشاد فرمایا کہ آپ کا حصہ میرے پاس نہیں بلکہ کمالات سے مزین قطب المدار کے پاس ہے۔ وہ عنقریب ہندوستان جلوہ گر ہونے والے ہیں۔

جب سیدنا قطب المدار جونپور تشریف لائے تو وہاں کے باشندوں نے پرزور استقبال کیا۔ سلطان ابراہیم شرقی نے ارکانِ مملکت کے ساتھ بیعت کا شرف حاصل کیا۔ ہزاروں افراد جوق در جوق آتے اور بیعت سے مشرف ہوتے۔ سیدنا قطب المدار حجرۂ مخصوصہ میں متمکن تھے۔ باہر ہزاروں کا اژدہام تھا۔ آواز آئی کہ سید صدر جہاں ترمذی حاضر ہو جائیں۔ سید صاحب بارگاہ مقدس میں حاضر ہوئے۔ آقائے نعمت نے اپنے چہرۂ انور سے حجاب ہٹا دیا تو سید صاحب نے بے خودی میں پائے انور کو بوسہ دیا۔ چند لمحوں میں

انوار و تجلیات سے مملو ہو گئے۔ روحانی کمالات کی کرشمہ سازی رہی کہ کفر و شرک کی گھنگھور گھٹاؤں میں ایمان و اسلام کی شمع فروزاں کرتے جس کی روشنی سے کفر و شرک چھٹتے رہے اور ایمان و اسلام کی جلوہ گری ہوتی رہی۔ قطب المدار کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سید ترمذی صاحب پوری حیات دینِ اسلام کی تبلیغ واشاعت میں مصروف رہے۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔

حضرت قاضی مطہّر

استاذ العلماء جامع معقول و منقول حضرت قاضی مطہر بحث و مناظرہ میں یکتائے روزگار تھے۔ علم و فن میں برتری کے باعث کسی کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ بحث و مناظرہ محبوب مشغلہ تھا۔ محنت و جانفشانی سے درس دیتے۔ پورے ہندوستان میں عظیم المرتبت شاگرد علم و فن کی خدمات انجام دیتے رہے۔ جب داعیِ اسلام سیدنا قطب المدار کی عظمتوں کا شہرا ہوا تو ۲۰۰ / دو سو شاگردوں کو ساتھ لے کر بحث و مناظرہ کے لئے حاضر ہو گئے۔ مکمل ایک ہفتہ ''وحدۃ الوجود'' کے موضوع پر بحث کرتے رہے۔ آٹھویں دن حضور قطب المدار نے ارشاد فرمایا: ''میرا معبود ایک ہے'' یہ فرماتے ہی چہرۂ انور سے نقاب ہٹا دیا۔ قاضی صاحب اپنے شاگردوں کے ساتھ بے ہوش ہو گئے۔ تیسرے دن ہوش آیا تو معافی کے طلبگار ہوئے۔ اور بیعت سے مشرف ہونے کے بعد سخت ریاضت و مجاہدہ کیا۔ جب ظاہر و باطن کو روشن و منور کر لیا تو خلافت و اجازت سے نوازے گئے۔ حضور سیدنا قطب المدار کی عنایتوں سے امام الاولیاء ہو گئے۔

دینی تبلیغ اس شان سے کرتے کہ جب جہاں جاتے حق کی للکار کرتے ہوئے نظر آتے۔ فلسفہ و منطق کا دلدادہ آپ کی روحانیت کا معترف ہو جاتا۔ بڑے سے بڑا ساحر گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جاتا۔ بقراط و سقراطِ زمانہ آپ کی وعظ و نصیحت سن کر موحّد خالص ہو جاتے۔ سیدنا قطب المدار کی عنایتوں سے آپ جس آبادی میں جلوہ گر ہوتے ایمان و اسلام کے خوش گوار فضائے دل نواز سے کفر و شرک کا جنازہ نکل جاتا۔ دعوت و تبلیغ کے نت

Scanned by CamScanner

نئے طریقوں سے شرک و کفر کی تاریکیاں چھٹتی رہتیں۔ ہر چہار جانب حق کا پرچم لہرانے لگتا۔

سید اجمل بہرائچی

شریعت و طریقت کے بحرِ بیکراں، دولت و ثروت میں عثمان زماں، علم الانساب میں ماہر و کامل حضرت سید اجمل حسین بہرائچی نے سیدنا قطب المدار سے عرض کیا کہ میں حضور والا سے ''عوارف المعارف'' کا درس لینا چاہتا ہوں۔ حضور اقدس نے منظور فرمالیا۔ وقت مخصوص میں درس دیتے۔ اس وقت سید صاحب کی حالت دگرگوں ہو جاتی۔ آنکھوں سے آنسو کی لڑیاں اور دل بے قابو ہو جاتا۔ جب کتاب کا درس اختتام کو پہونچا تو سیدنا قطب المدار نے ارشاد فرمایا کہ ''علم تصوف کتابوں سے حاصل نہیں ہوتا'' وہ علمِ سینہ ہے علمِ سفینہ نہیں۔ اس کے بعد سید صاحب کو ریاضت مجاہدہ کا خوگر بنایا۔ بیعت سے سرفراز کرنے کے بعد تبلیغ و اشاعتِ دین کے قابل بنادیا۔

حضرت سید اجمل کے پاس دولت و ثروت کی فراوانی تھی۔ بیواؤں اور یتیموں کی کفالت کے ساتھ مساجد کی تعمیر آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ جس آبادی میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کرتے، خاطر خواہ نتائج برآمد ہوتے۔ وہاں مسجد ضرور تعمیر فرماتے۔ سیدنا قطب المدار کی بیکراں عنایتوں سے ہمیشہ خوشحال رہے۔ یہی وجہ ہے کہ چاہنے والوں کو خوشحال بنانے میں سخاوت عثمانی کا مظاہرہ کرتے۔ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً.

حضرت میٹھے مدار

سیدنا قطب المدار کے پرتوِ جمال، علوم ہیمیا، کیمیا، سیمیا، میں یکتائے روزگار، حضرت قاضی محمود کے فرزندِ ارجمند حضرت سیدنا میٹھے مدار حضور قطب المدار کے فرزند معنوی ہیں۔ ہوا یوں کہ جب سیدنا قطب المدار جونپور سے مکن پور کے لئے روانہ ہوئے تو راستہ میں تبلیغِ دینِ متین کے لئے کنتور میں چند دن قیام فرمایا۔ اس موقع پر حضرت قاضی محمود کو کچھ زیادہ ہی شرف یابی کا موقع ملا۔ ایک دن عرض گزار ہوئے کہ حضورِ اقدس نظر

کرم فرمادیں تو میرے گھر حضور والا کا پرتوِ جمال جلوہ گر ہو جائے۔ یہ سننے کے بعد سیدنا قطب المدار نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری خواہشات کے مطابق بیٹا پیدا ہوگا جو میرا معنوی بیٹا ہوگا۔اس کا نام ''میٹھے مدار'' رکھنا۔ بفضلہٖ تعالیٰ تین سال کے بعد ''میٹھے مدار'' جلوہ گر ہوئے۔ حضرت قاضی محمود نے سیدنا قطب المدار کو مژدۂ جانفزا سنایا تو مسرور وشاداں ہوئے۔ اور ارشاد فرمایا: ''میٹھے مدار فرزند متولد شد پس مارا دریں دیار ماندن چہ کار است'' شہزادے میٹھے مدار جلوہ گر ہو چکے ہیں۔ پھر مجھے یہاں رہنے کی ضرورت نہیں۔

سیدنا قطب المدار نے خصوصی تعلیم وتربیت سے آراستہ کیا۔ جو بھی دیدار کرتا یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا کہ دونوں یک جسم ویک جان ہیں۔ بلاشبہ میٹھے مدار بھی قطبِ مدار کے مرتبہ پر فائز تھے۔ جہاں پہونچتے انوار وتجلیات کی بارش ہونے لگتی۔ اخلاق وگفتار اور علم وعمل میں یکسانیت کی جلوہ گری کے باعث دعوت وتبلیغ میں وہی اثر انگیزی ہوتی جو سیدنا بدیع الدین قطب المدار میں تھی۔ جہاں پہونچتے حق وصداقت کا بول بالا اور باطل کی پسپائی ہوتی۔ رحمة الله عليه رحمةً واسعةً.

تین ہمعصر مبلغین

داعیِ اسلام سیدنا قطب المدار آخری سفرحج کے بعد اپنے برادرزادوں کو ہمراہ لائے جو سیدنا قطب المدار کے حقیقی برادر سید محمود الدین حلبی کی اولاد سے ہیں۔ تینوں حضرات علم وعمل اور اخلاص وتقویٰ میں یکتائے روزگار ہیں۔ خدمت دینی میں سرشار ہونے کی وجہ سے عوام وخواص میں مقبول ومحمود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا قطب المدار نے تینوں کو اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ بفضلہٖ تعالیٰ آج بھی ان کی اولاد اخلاص ومحبت کے ساتھ درگاہِ معلیٰ کی خدمت انجام دینے میں مصروف ہیں۔ انھیں تین ہم عصر مبلغین کے تذکروں کو بطور اختصار پیش کرنا مناسب وضروری ہے۔

سید ابو محمد ارغون

قطب المدار کے محبوبِ نظر حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون علومِ ظاہر وباطن کے ماہر

Scanned by CamScanner

وکامل تھے۔ ذکر وفکر اور تلاوتِ قرآن کی عادت ابتدائے عمر سے تھی۔ سیدنا قطب المدار نے ریاضت ومجاہدہ کرانے کے بعد سلسلۂ بیعت میں داخل فرمایا۔ چوں کہ خواجہ ابومحمد صائم الدہر اور عابدِ شب زندہ دار ہونے کے ساتھ مخصوص ذکر کرتے تھے۔ بوقتِ ذکر اعضائے جواہر سے دلکش آواز سنائی دیتی۔ اسی وجہ سے سیدنا قطب المدار نے ارغون سے یاد فرمایا۔ اور جب تلاوتِ قرآن کرتے تو چرند و پرند اور جنگلی جانور اردگرد مدہوش ہو کر چکر لگاتے۔ انھیں خوبیوں کو دیکھتے ہوئے سیدنا قطب المدار نے اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ غریبوں کی غمگساری، یتیموں کی فریادرسی، فقراء ومساکین کے ساتھ حسنِ سلوک ان کا شیوہ تھا۔ پوری زندگی خدمتِ خلق کرتے رہے۔ مداری فقراء کی خبر گیری ان کا مشن تھا۔ خدمتِ خلق کے باعث ہزاروں کو اپنا گرویدہ بنا کر مبلغین کی جماعتیں تیار کرنے میں کامیاب تھے۔ آپ کی حکمت عملی سے سیکڑوں علاقوں میں اسلام کی پرزور اشاعت ہوئی۔

سید ابوالحسن طیفور

سیدنا قطب المدار کے جانشینوں میں حضرت خواجہ سید ابوالحسن طیفور ہیں۔ ریاضت و مجاہدہ کے بعد بیعت سے آراستہ ہوئے۔ طالبین کو سلوک کی منزلیں طے کرانے میں یکتائے روزگار تھے۔ اسی لئے سیدنا قطب المدار انھیں طیفور سے یاد فرماتے تھے۔ طیفور اس کبوتر کو کہتے ہیں جس کی پرواز بلند وبالا ہوتی ہے۔ اپنے برادرِ اکبر حضرت ابومحمد ارغون کی طرح فقیروں اور مسکینوں کی دستگیری کرتے تھے۔ سیدنا قطب المدار کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دعوت وتبلیغ اور افراد سازی کرتے رہے۔ اپنی بے شمار کرامتوں کے باعث مقبول و محمود رہے۔ جن علاقوں میں ساحر و جادوگر تباہ کاری میں مشہور ہو جاتے وہاں آپ ضرور تشریف لے جاتے۔ بفضلہٖ تعالیٰ جادوگروں کی تباہ کاریوں سے نجات ملتی۔ اور جادوگر ایمان واسلام کی دولت سے سرفراز ہونے کے بعد رہبر ورہنما ہو جاتا۔ تبلیغِ دین کی غرض سے سدّن پہونچے تو وہاں ایک جادوگر زمین وآسمان کے درمیان نہایت غرور ونخوت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ جب آپ نے اپنے سرِ اقدس کو اٹھایا اور اس کی طرف دیکھا تو

جادوگر نگاہوں کی تاب نہ لاکر زمین پر گر پڑا۔ پاؤں کو بوسہ دیتے ہوئے گناہوں سے توبہ کیا۔ داخلِ اسلام ہوکر غلامی کا پٹہ اپنی گردن میں ڈال کر رہبرورہنما ہوگیا۔

بلا شبہ خواجہ طیفور شہنشاہوں کے بجائے خادمین کی تعلیم وتربیت فرماتے تھے۔ اس لئے کہ خدمت خلق ہی اصل تصوف ہے۔ گویا کہ صوفیا کی جماعتیں تیار کرنا آپ کا عظیم مشن تھا۔ جن کے ذریعہ دعوت وتبلیغ کے خادمین کی جماعتیں تیار ہوئیں۔

سیدابوتراب فنصور

ملک العرفا حضرت خواجہ سید ابوتراب فنصور حضرت سید عبداللہ کے تینوں شہزادوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ چوں کہ علم وعمل اور اخلاص وتقویٰ میں تینوں بھائی یکتائے روزگار تھے۔ اس لئے کہ تینوں حضرات سیدنا قطب المدار کے پرتوِ جمال وکمال تھے۔ حضرت خواجہ سید ابوتراب فنصور کی نظر میں دنیاوی دولت وثروت کی کوئی قدر وقیمت نہ تھی۔ سلطان ابراہیم شرقی بارگاہ قطب المدار میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا کہ میری خواہش ہے کہ چند دیہات شہزادوں کے نام وقف کردوں۔ سیدنا قطب المدار نے شہزادوں کو بلا کر مشورہ کیا تو خواجہ ابوتراب نے ادب واحترام ملحوظ رکھتے ہوئے عرض کیا کہ ہم نے نعمت لازوال کی کوشش کی ہے، ان شاء اللہ اسی کوشش میں رہیں گے۔ ہم زائل ہونے والی دولت کیا کریں گے۔ سیدنا قطب المدار نے جوابِ باصواب سننے کے بعد مرحبا کہا۔

خواجہ ابوتراب اپنے بھائیوں کی طرح فقیر نواز تھے۔ فقرائے مدار کی خبر گیری اور حسنِ سلوک ان کا مشن تھا۔ فقیروں کو روحانیت کا تاجور بنانے کا ہنر رکھتے تھے۔ سیدنا قطب المدار کے محبوبِ نظر ہونے کے باعث خرق وکرامت کا صدور کثرت سے ہوتا۔ یہی وجہ کہ کفارومشرکین گرویدہ ہوکر کلمۂ توحید کا اقرار کرتے۔

تاجروں کا قافلہ ایک جگہ ٹھہرا تھا۔ کسی شاطر نے کھانے میں زہر ملا دیا۔ ایک شخص سیروتفریح کے لئے نکل گیا تھا باقی نے کھانا تناول کیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ موت کی آغوش میں سوگئے۔ جب ایک شخص سیروتفریح کے بعد قافلہ میں آیا تو ساتھیوں کے حالاتِ زار کو دیکھ کر

Scanned by CamScanner

چیخنا چلانا شروع کردیا۔اسی وقت خواجہ ابوتراب فنصور جلوہ گر ہوگئے۔حالات کا جائزہ لینے کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھایا،تھوڑی دیر بعد کروٹ بدلتے ہوئے سب کے سب شاداں فرحاں نظر آئے۔

حضرت امام شاہ علی

حضرت امام شاہ علی حدیث وتفسیر اور فقہ وکلام میں کامل ومکمل ہونے کے باجود علمی تشنگی محسوس کرتے تھے۔سیدنا قطب المدار کی بارگاہِ عالی میں آتے ہی علمِ لدنی سے نواز دیئے گئے۔بفضلہٖ تعالیٰ حقائق منکشف ہوگئے۔عرصۂ دراز تک مکن پور متمکن رہے۔جب پورے طور پر دعوت وتبلیغ کی صلاحیتیں پیدا ہوگئیں تو سیدنا قطب المدار کے حسبِ ارشاد گاؤں گاؤں،قریہ قریہ دعوت وتبلیغ کا فریضہ انجام دیتے۔غربا،فقرا،مساکین ہزاروں کی تعداد میں ایمان واسلام کی دولت سے سرفراز ہوئے۔پورے ملک کا تبلیغی دورہ کرتے ہوئے حیدرآباد دکن میں مستقل اقامت پذیر ہوئے۔آپ صاحبِ جمال وکمال بزرگ تھے۔عابدِ شب زندہ دار تھے۔نماز تہجد کے بعد ذکرِ جہری اس طور پر کرتے کہ پریاں بھی سایہ فگن ہوتیں۔آپ کی محیرالعقول کرامتوں سے غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہوتے۔ہزاروں کو روحانی تربیت فرما کر مختلف علاقوں میں دعوت وتبلیغ کا ذمہ دار بناتے۔جن کی مساعیِ جمیلہ سے لاکھوں افراد ایمان واسلام کی لذتوں سے شادکام ہوئے۔۱۵ربیع الثانی ۱۲۸۰ھ،۵۷رسال کی عمر میں واصل بحق ہوئے۔متصل مچھلی کمان میں آپ کا مزارِ مقدس زیارت گاہ عام وخاص ہے۔

ع خدا رحمت کند این عاشقان پک طینت را

حضرت کمال الدین قریشی

فقہ وحدیث میں ماہر وکامل،فصاحت وبلاغت میں یکتائے روزگار،وعظ وخطابت میں درِّ نایاب حضرت کمال الدین قریشیؒ کی قسمت نے یاوری کی تو بارگاہ قطب المدار میں حاضر باش ہوئے۔قدوم میمنت لزوم کو بوسہ دیا۔اور غلامی کا پٹہ اپنی گردن میں ڈال کر

Scanned by CamScanner

روحانیت کے تاجدار ہو گئے۔ سیدنا قطب المدار نے اپنی نگاہ ولایت سے مشاہدہ کرلیا کہ میری بارگاہ میں حاضر باش علوم وفنون میں ماہر وکامل ہونے کے ساتھ تدریس و تفہیم کا ملکۂ تامہ رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روحانی تربیت سے آراستہ کرنے کے بعد نومسلموں کو دینی تعلیم کے لئے آپ کو متعین فرمادیا۔ برسہا برس ذمہ داریوں کو اس طرح نبھاتے رہے کہ سیکڑوں کو عالم و فاضل بنادیا۔ آپ کے وعظ وتقریر سے ہزاروں افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ اپنی تقریر پرتنویر سے دلوں پر حکمراں رہے۔ سیدنا داعیِ اسلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے لاکھوں افراد کو صراطِ مستقیم کا صحیح پتہ بتا کر حیدرآباد دکن میں ۱۵؍ربیع النور ۱۲۶۰ھ کو واصل بحق ہوئے۔ مزارِ مقدس زیارت گاہِ خاص وعام ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً کاملۃً

ظاہری حالات سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ حضرت کمال الدین قریشی کو علوم فنون کی جامعیت مختلف اساتذۂ کرام کی کفش برداری سے حاصل ہوئی ہے۔ بلاشبہ اساتذۂ کرام کی خصوصی عنایتوں نے آپ کو علومِ عقلیہ ونقلیہ کا ماہر وکامل بنادیا تھا۔ مگر سچ یہ ہے کہ علمِ سینہ حضور سیدنا قطب المدار کی نگاہِ فیض کا کرشمہ ہے۔ دعوت وتبلیغ کی تاثیر اسی علم سینہ کی مرہونِ مِنّت ہے۔

حضرت سید داؤد بخاری

داعیِ اسلام سیدنا بدیع الدین قطب المدار کے ہمراہ عرصۂ دراز تک رہنے والوں میں حضرت سید پیر داؤد بخاری علیہ الرحمہ ہیں جو نسلاً حسینی سید ہیں۔ والدِ گرامی حضرت سید عبداللہ مدینہ منورہ سے ہجرت فرما کر بخارا میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔ جہاں ۷۵۷ھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ جب سخنوری کی عمر کو پہونچے تو تعلیم وتربیت کے لئے فاضل گرامی حضرت علامہ شیخ محمد ابراہیم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور نہایت محنت وجانفشانی سے علومِ ظاہری کی تحصیل میں مصروف ہو گئے۔ اور ۲۰؍بیس سال کی عمر میں فارغ التحصیل اور عظیم المرتبت فاضلین کے لئے قابلِ صدرشک ہو گئے۔ علومِ ظاہری سے آراستہ ہونے

کے بعد علومِ باطن کی طرف متوجہ ہوئے۔ روز و شب عبادت و ریاضت میں مصروف ہونے کے باوجود قلبی و روحانی تشنگی محسوس کرتے۔ نمازِ عشاء کے بعد ذکر و فکر میں مشغول تھے۔ اچانک آنکھ لگ گئی، نورانی محفل کا نظارہ کر رہے ہیں کہ نورانی تخت پر ایک بزرگ جلوہ فگن ہیں، جن کے چہرے کی تابانی نگاہوں کو خیرہ کر رہی ہے۔ عظیم المرتبت شخصیتیں ہر چہار جانب سے برکات و انوار کے حصول میں ازلی سعادت مندی تصور کر رہی ہیں۔ انھیں سعادت مندوں میں ایک سے عرض کیا کہ کیا میں تخت نشین نورانی شخصیت سے ملاقات کا شرف حاصل کر سکتا ہوں؟ جواب ملا، ہاں۔ مگر اس وقت نہیں۔

اسی وقت نیند ٹوٹ گئی، بیتابی بڑھ گئی۔ تخت نشین کون ہیں؟ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ کچھ معلوم نہیں۔ بے تابی بڑھتی رہی۔ کسی پل سکون نہیں۔ وہی نورانی صورت جو نگاہوں میں رچ بس گئی تھی، نگاہیں اسی کی متلاشی رہیں۔ استغراقی کیفیت سے دوچار ہو کر ہمہ وقت عشق و محبت کے ساغر میں غوطہ زن رہے۔ نیند کوسوں دور، آرام و آسائش ناپید۔ اچانک کانوں سے یہ آواز ٹکرائی کہ عرب شریف سے ایک عظیم المرتبت ولیِ کامل تشریف لائے ہیں جن کے ہمراہ اولیائے کرام کی مقدس جماعت ہے۔ بلاتوقف نورانی قافلہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جب اہل قافلہ کی زیارت سے مستفیض ہوئے تو حیرت کی انتہا نہ رہی کہ یہ تو وہی نفوس قدسیہ ہیں جن کی زیارت خواب میں ہو چکی ہے۔ آگے بڑھتے رہے، یہاں تک کہ مقصود و مطلوب حاصل ہو گیا۔ مسرت و شادمانی کی انتہا نہ رہی۔ آواز آئی کیا تمہیں اپنے خواب کی صداقت مل گئی کہ شاداں و فرحاں نظر آ رہا ہے۔ اے داوٗد! میں نے تجھے قبول کر لیا۔ یہ سنتے ہی قدم بوس ہوئے۔ غلامی کا پٹہ اپنی گردن میں ڈال کر نورانی قافلہ میں داخل ہو گئے۔

سیدنا قطب المدار کے ہمراہ بخارا و سمرقند سے گزرتے ہوئے راجستھان پہونچے۔ سیکڑوں گاؤں اور قریہ سے گزرتے ہوئے جونپور جلوہ گر ہو گئے۔ خلاصہ یہ ہے کہ سیدنا قطب المدار کے ہمراہ پورے ہندوستان کا سفر کیا۔ چوں کہ مبلغین مختلف خطوں اور علاقوں میں اپنی خدمات انجام دینے میں مصروف تھے۔ مخصوصین کو سیدنا قطب المدار نے قبلِ

وصال مخصوص خطوں، علاقوں میں متعین فرما دیا تھا۔ حضرت داؤد بخاری کیشو راؤ پاٹن کے علاقہ میں دعوت وتبلیغ کا فریضہ اس طور پر انجام دیا کہ پورے علاقہ میں کلمۂ توحید کی صدائیں بلند ہوتی رہیں۔ ہر طرف نور و نکہت کی برسات ہوتی رہی۔ دیوانہ وار ہر شخص دم مدار کا نعرۂ مستانہ لگاتا رہا۔ آپ کی محنت و کاوش سے کفر و شرک مغلوب اور اسلام کو خوب غلبہ ہوا۔ ہر شخص جاء الحق وزھق الباطل کی تفسیر اپنی کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کرتا رہا۔ جانباز داعی و مبلغ کی کاوشیں رنگ لائیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ کامیابی و کامرانی کے ساتھ حق کا پرچم بلند کرتے ہوئے ۷/محرم الحرام ۸۸۳ھ بروز دوشنبہ واصل بحق ہوئے۔ کیشو راؤ پاٹن میں آپ کا مزارِ مقدس زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ رحمة الله عليه رحمةً كاملةً

تصرفات وکرامات

اولیائے کرام کے تصرفات وکرامات انبیائے کرام کے معجزات کے پرتَو ہیں۔ یہ سچ ہے "کرامۃ الولی حق" ہاں انبیائے کرام کے لئے معجزات کا اظہار لازم وضروری ہے مگر اولیائے کرام اپنی کرامتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ان کا اظہار لازم وضروری نہیں۔ ہاں بوقت ضرورت اس لئے اظہار کرتے ہیں تاکہ حق کی حقانیت ظاہر و باہر ہو جائے۔ سیدنا بدیع الدین قطب المدار علیہ الرحمہ کی زندگیِ پاک کا ہر لمحہ کرامت ہے۔ پھر بھی بعض ان کرامتوں کا مندرج کرنا ضروری ہے جن کرامتوں سے دعوت وتبلیغ کا خاص تعلق ہے۔

خوب صورت دیوتا کا غائب ہونا

بغرضِ دعوت وتبلیغ نیشا پور میں جلوہ افروز تھے۔ وہاں کے باشندے نوروز میں پتھر کی دیوی کو خوب صورت کپڑوں سے آراستہ کرتے، اس کے ارد گرد خوبصورت سجاوٹ کرتے اور اسے اپنا معبود سمجھ کر پوجا پاٹ کرتے اور صبح و شام جشن منانے میں مصروف رہتے۔ حضور سیدنا داعیِ اسلام قطب المداران کے ناگفتہ بہ حالات کو ملاحظہ کرنے کے بعد تڑپ گئے۔ اللہ کی پسندیدہ مخلوق غیر اللہ کی پوجا کر کے اپنی عاقبت کو تباہ و برباد کر رہی ہے۔ انھیں کفر و شرک سے نجات دینے کی غرض سے اپنے مرید خاص حضرت عبداللہ مصری کو حکم دیا کہ ایک

Scanned by CamScanner

کانٹا لے کراس بت کے پاس جاؤاوراس کے بدن میں کانٹا چبھودو۔ حکم مرشد کی بجا آوری کے لئے اس پتھر کی مورتی پر کانٹا چبھودیا۔ بت سے ایک آواز نکلی اور دفعۃً وہ بت زمین میں دھنس گیا۔ اس کے پجاریوں نے دیوی کے انجام کو دیکھنے کے بعد حضرت عبداللہ مصری کا پیچھا کرلیااور سیدنا قطب المدار کی بارگاہ میں احتجاج کرتے ہوئے عرض گزار ہوئے کہ آپ کا خادم جادوگری کا مظاہرہ کرتے ہوئے دیوی کو جسے ہم پوجتے تھے غائب کردیا۔ یہ سننے کے بعد سیدنا قطب المدار نے ارشاد فرمایا کہ افسوس صد ہزار افسوس! تم اس کی عبادت کرتے ہو جو اپنی حفاظت نہ کرسکا تو پھر وہ تمہاری حفاظت کیا کرے گا؟ یہ سننے کے بعد بجائے اس کے نصیحت حاصل کرتے سخت ناراضگی کا اظہار کرتے رہے۔ سیدنا قطب المدار نے کچھ کہے بغیر اپنے چہرۂ انور سے نقاب ہٹا دیا۔ فوراً وہ سب کے سب زمیں بوس ہوتے ہوئے بے ہوش ہوگئے۔ کافی دیر کے بعد اپنے خادم خاص سے ارشاد فرمایا کہ تم بلند آواز سے تکبیر پڑھو۔ تکبیر کی آواز سنتے ہی وہ سب کے سب با ہوش ہو گئے اور کچھ کہے بغیر اطاعت قبول کرنے کے بعد کلمۂ حق ”لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ پڑھ کر داخلِ اسلام ہوگئے۔

بلاشبہ پتھر کی مورتی میں کانٹا چبھونا اوراس کا چیخ مارتے ہوئے دھنس جانا عظیم کرامت ہے۔ مگر غرض و غایت صرف اور صرف یہ تھی مشرک وملحد داخلِ اسلام ہو جائیں۔ یہ ہے قطب المدار کی عظیم کرامت!

جلال وکمال

سیدنا قطب المدار اپنے مریدین کے ساتھ ایک مسجد میں تشریف لے گئے۔ اذان ہو چکی تھی۔ نماز سنت ادا کرنے کے بعد تکبیر کہی گئی۔ آپ مصلئ امامت پر جلوہ گر ہوئے۔ تکبیر تحریمہ پڑھتے ہی جو آواز ’اللہ اکبر‘ کی نکلی تو جلال باری تعالٰی کا ظہور اس طرح ہوا کہ تمام نمازیوں پر ایک کیفیت طاری ہوگئی۔ مشہور ومعروف عالم دین مولانا حسین صاحب شریک جماعت تھے۔ وہ برداشت نہ کرسکے، بے ہوش ہو گئے۔ نماز ختم ہوئی ... موں نے یہ

سمجھ لیا تھا کہ حضرت مولانا کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی ہے۔ سیدنا قطب المدار علیہ الرحمہ ان کے قریب پہونچے اور اپنے اخلاق کریمانہ سے ان کے سینے پر دست مبارک رکھا، فوراً وہ باہوش ہوگئے۔ چوں کہ عالم تھے، لہٰذا انھیں سمجھنے میں کسی طور پر دقت نہ ہوئی کہ مریدین ومتوسلین بھی تکبیر کی آواز سنی تھی مگر تنہا میں بے ہوش ہوا۔ اگر میں بھی نسبت ارادت رکھوں تو مجھے بھی وہی کمال حاصل ہو جائے گا جو دوسروں کو حاصل ہے۔ فوراً بیعت ارادت سے سرفراز ہوئے اور دوسروں کے ھادی ورہنما ہوگئے۔ پوری زندگی سیدنا قطب المدار کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دعوت وتبلیغ کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔

مصیبتوں کا ٹل جانا

سیدنا بدیع الدین قطب المدار علیہ الرحمہ دریائے ساحل پر سفر کر رہے تھے کہ اسی دوران ایک کشتی پر سوار ایک حکیم صاحب اپنے ہمراہیوں کے ساتھ کسی دور دراز سفر کے لئے روانہ ہوئے۔ کچھ دور جانے کے بعد احساس ہوا کہ ہوا کا رخ جان لیوا ہے۔ کشتی پر سوار سب کے سب واپس ہوگئے اور یہ انتظار کرتے رہے کہ ہوا کا رخ سازگار ہو جائے تو سفر کیا جائے۔ متعدد ایام گزر گئے مگر ہوا کا رخ سازگار نہ ہوا۔

اچانک لوگوں نے دیکھا کہ ساحل سمندر پر چند خیمے نصب ہیں۔ حکیم صاحب اپنے چاہنے والوں کو یہ کہہ کر بھیجا کہ وہاں کون سے لوگ خیمہ زن ہیں؟ حالات کا جائزہ لینے کے بعد یہ بتایا کہ وہاں ایک پیر روشن ضمیر اپنے مریدین کے ساتھ جلوہ افروز ہیں۔ حکیم صاحب افتاں وخیزاں وہاں پہونچے اور قطب المدار کی قدم بوسی سے سرفراز ہوئے اور یہ عرض کیا کہ ہوا کا رخ خطرناک ہے۔ دریا کا سفر ہم کس طرح کریں۔ سیدنا قطب المدار نے ارشاد فرمایا کہ حالات بد سے بدتر ہوتے جائیں گے۔ انسانوں پر ناگہانی مصیبتیں ٹوٹتی رہیں گی۔ یہ سن کر حکیم صاحب کی پریشانیوں میں اضافہ ہوگیا۔ آپ نے فوراً ارشاد فرمایا کہ آپ پریشان نہ ہوں، اگر سکون واطمینان کے ساتھ دریا کا سفر کرنا چاہتے ہو تو کرسکتے ہو۔ شرط یہ

Scanned by CamScanner

ہے کہ آبادی میں جا کر لوگوں کو توبہ کی تلقین کرو۔ اور جس یتیم کا مال لوگوں نے تلف کر لیا ہے اسے واپس کر دیں، مصیبتیں ٹل جائیں گی۔ پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔ حکیم صاحب حسب حکم پوری آبادی میں توبہ واستغفار کی تلقین کرتے رہے اور جنھوں نے مال یتیم کو غصب کیا تھا واپس دلانے میں کامیاب ہو گئے۔ بفضلہٖ تعالیٰ ہوا خوش گوار ہو گئی۔ مصیبتیں ٹل گئیں۔ اور راحت وسکون کا دور دورہ ہو گیا۔ یہ ہے سیدنا قطب المدار کی دینی تبلیغی خدمات، جس کے ذریعہ سے ماحول میں خوش گواری اور توبہ استغفار کے ذریعہ رحمت وانوار کا نزول ہوتا رہا۔

راہ نجات

داعیِ اسلام حضور سیدنا بدیع الدین قطب المدار علیہ الرحمہ ساحل دریا پر اپنے خدام و مریدین کے ساتھ تبلیغی دورہ کر رہے تھے۔ ایک شخص مالِ تجارت لے کر کشتی پر سوار ہوا۔ تھوڑی دیر بعد مخالف ہواؤں کا جھونکا آیا اور کشتی غرقاب ہو گئی۔ دریا کے ساحل پر ایک شخص کھڑا تھا، چیختے چلاتے ہوئے حضور سیدنا قطب المدار کی بارگاہ میں پہونچا۔ آپ نے ایک مشت خاک عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اسے دریا میں ڈال دینا۔ اس نے تعمیل حکم بجالاتے ہوئے مشت خاک دریا میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس کی حیرتوں کی انتہا نہ رہی۔ وہ دیکھ رہا ہے کہ کہ غرق شدہ کشتی سطح آب پر رونما ہو گئی۔ نہ لدا ہوا سامان بھیگا نہ سوار۔ سب کے سب بارگاہ قطب المدار میں حاضر ہوئے اور اپنے باطل عقائد سے توبہ کرنے کے بعد داخلِ اسلام ہو گئے۔

غرق شدہ کشتی کو باہر نکالنے کا مقصد بھی دعوت اسلام تھا۔ یہی وجہ ہے اسلام کی حقانیت آشکارہ ہوئی اور اسلام میں داخل ہونے کے بعد سیدنا قطب المدار علیہ الرحمہ کے مرید خالص ہو کر دوسروں کے لئے مشعل راہِ ہدایت ہو گئے۔ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ۔

حیاتِ ابدی

حضرت علامہ شاہ حیات پانی پتی اوران کے چچازاد بھائی محمد اصغر کے درمیان علمی، فنی، مناظرہ ومباحثہ ہوتا رہا۔شاہ حیات کا دعویٰ تھا کہ حیات، ابدی ہے۔ جب کہ حضرت محمد اصغر فرماتے تھے کہ حیات ابدی نہیں بلکہ نفوس چند دنوں کے لئے مستعار ہیں۔ لہٰذا ابدی نہیں بلکہ فانی ہیں۔ اس فلسفے کو سمجھنے کے لئے کافی دیر تک مباحثہ ومناظرہ کا دور چلتا رہا۔ جب فیصلہ نہ ہوسکا تو دونوں حضرات سیدنا بدیع الدین قطب المدار علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ کچھ بیان کئے بغیر قطب المدار نے اپنے چہرۂ انور سے نقاب ہٹا دیا۔ دونوں بھائی دیدارِ جہاں آرا کی تاب نہ لاکر بے ہوش ہوگئے۔ آپ نے کچھ پڑھ کر دم کیا، دونوں کو ہوش آ گیا۔ ارشاد فرمایا کہ میری نظر میں تمہارا الجھا ہوا مسئلہ حل ہوگیا۔ دونوں نے عرض کیا بلا شبہ ہمارا الجھا ہوا مسئلہ حل ہوگیا۔ جب تک ہم اپنے آپ میں رہیں گے خودی میں مبتلا رہیں گے اور جب اپنے آپ میں نہ رہیں گے تو بے خودی ظاہر وباہر ہوجائے گی۔ یعنی کچھ نہ رہے گا۔

ذاتِ باری تعالیٰ کے سوا ہر ایک کے لئے فنا ہے۔ ذاتِ باری تعالیٰ ہی ازلی وابدی ہے۔ اس کے لئے فنا نہیں ہے۔ چوں کہ بے خودی کی حالت میں بدن کا رشتہ منقطع ہوجاتا ہے۔ روح رہ جاتی ہے۔ روح کو بدن کے اعضاء کی حاجت نہیں رہ جاتی ہے۔ ہاں روح حیوانی بدن سے متصل رہتی ہے۔ اور جب انسان روحانیت کے سانچہ میں ڈھل جاتا ہے تو اسے حیاتِ ابدی حاصل ہوجاتی ہے۔ لہٰذا ہماری بحث لغو تھی۔ آپ کے جمال پرنور کو دیکھنے کے بعد حقائق منکشف ہوگئے۔ اب ہمیں شک وارتیاب کی وادی میں بھٹکنے کی ضرورت نہیں۔

روحانی فضائیں

خلافت واجازت کے اسباب وعلل

داعیِ اسلام حضور سیدنا بدیع الدین قطب المدار علیہ الرحمۃ والرضوان اگرچہ موجودہ خانقاہی نظام سے دور تھے۔ مگر بیعتِ اسلام کے ساتھ بیعتِ ارادت لینے کے بعد مخصوصین کو روحانی تربیت سے آراستہ کرتے اور دعوت وتبلیغ کا خوگر بنانے کے بعد خلافت واجازت سے اس لئے نوازتے تاکہ روحانی فضائیں قائم ہوسکیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ خلفائے ذی وقار کے ذریعہ روحانیت کی بہار جانفزا پورے ہندوستان کو محیط ہے۔

ہندوستان کی خانقاہیں کسی ایک سلسلہ سے منسوب ہوتی ہیں: خانقاہ قادریہ، خانقاہ چشتیہ، خانقاہ نقشبندیہ، خانقاہ سہروردیہ۔ جب کہ ہر خانقاہ میں اکثر سلاسل سے اجازتیں ہیں۔ عموماً جس سلسلہ سے بیعت کی جاتی ہے اسی کی طرف خانقاہ کو منسوب کردیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہرگز نہیں کہ دوسرے سلسلہ میں بیعت وخلافت ممنوع ہے۔ ورنہ ایک سلسلہ باقی رہتا اور باقی سلسلے ختم ہوجاتے۔ جب کہ ایسا نہیں ہے۔ ہر ماذون سلسلہ میں بیعت لی جاسکتی ہے۔

مشاہیر خلفاء کی جلوہ گری

سیدنا بدیع الدین قطب المدار کے مشاہیر خلفائے کرام کالپی شریف سے جونپور، پھر وہاں سے مکن پور شریف میں مستقل اقامت کے بعد جلوہ گر ہوئے ہیں۔ ۸۳۰ھ میں کالپی سے رخصت ہوئے۔ جب کہ ۸۳۸ھ میں وصال فرماگئے۔ صرف آٹھ سال کے عرصہ میں نامور خلفاء رونما ہوئے ہیں۔ یہاں تین خلفائے کرام کا ذکر اس لئے کرنا ضروری ہے تاکہ پتہ چل جائے کہ روحانی ضیاء باریاں پورے ہندوستان کے روحانی مراکز کو محیط ہیں۔

(۱) شیخ الشیوخ منبع الفیوض سید اجمل بہرائچی علیہ الرحمہ سے اتر پردیش کی مشہور و

معروف قادری خانقاہوں میں بدیعی مداری فیضان عام وتام ہوا ہے۔ سیدنا جمال الاولیاء کوڑہ جہان آباد شریف، سیدنا محمد ترمذی کالپی شریف، سیدنا برکت اللہ مارہرہ شریف، سیدنا عین الحق عبدالمجید بدایوں شریف، سیدنا امام احمد رضا بریلی شریف، کی خانقاہوں میں بدیعی مداری ضیاء باریاں سید اجمل بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ کے توسط سے ہیں۔ یوں ہی سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ کی سبھی شاخوں میں فیضان مداریت سید اجمل بہرائچی علیہ الرحمہ کے توسط سے عام وتام ہوا۔

(۲) سید التارکین زبدۃ العارفین حضرت مولانا حسام الدین سلامتی علیہ الرحمہ سے سلسلۂ قلندریہ کی تمام شاخوں میں، یوں ہی سیدنا غوث گوالیاری قادری سے جاری تمام شاخوں میں سیدنا مولانا حسام الدین سلامتی کے توسط سے فیضان مداریت عام وتام ہے۔

(۳) جامع شریعت وطریقت حضرت علامہ قاضی محمود علیہ الرحمہ کے توسط سے مانک پور شریف اور سلون شریف میں سیدنا بدیع الدین قطب المدار علیہ الرحمہ کے نورانی فیضان کی جلوہ گری آج بھی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ صبحِ قیامت ہوتی رہے گی۔

صرف تین خلفائے کرام کے ذریعہ فیضان بدیعی مداری کی جلوہ گری کا اجمالی خاکہ ملاحظہ فرمانے کے بعد یہ فیصلہ کرنا آسان ہے کہ خلفائے قطب المدار کے ذریعہ پورے ہندوستان میں روحانیت کی بہاریں ہیں۔

تعصب وتنگ نظری سے پاک

تعصب وتنگ نظری سے پاک خانقاہ بدیعیہ مداریہ کے ساتھ دیگر چار مشہور سلاسل کی خانقاہوں میں بھی فیضان مداریت کی جلوہ گری اس بات کی دلیل ہے کہ مشائخ عظام تعصب وتنگ نظری کے شکار نہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ روحانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ جس سلسلۂ طریقت سے چاہتے مخصوصین کو خلافت واجازت سے نواز دیتے۔ مگر سیدنا قطب المدار کی عظمت وفضیلت کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے فیضان مداریت کو جاری وساری کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتے تھے۔

Scanned by CamScanner

چوں کہ ان کی نظر میں دنیا طلبی کے لئے بیعت وخلافت نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ ان کا مقصدِ وحید دعوت وتبلیغ کے سوا کچھ نہ تھا۔ جس کے لئے روحانی فضاؤں میں منور ومجلّیٰ ہوئے بغیر چارۂ کار نہیں۔ سیدنا بدیع الدین قطب المدار کے زیر سایہ ہونے کے بعد یہ نعمتیں نہایت آسانی کے ساتھ حاصل ہو جاتی تھیں۔ سیدنا قطب المدار کے خلفائے عظام روحانیت کی شمع فروزاں کرنے میں بے مثال رہے ہیں۔ چوں کہ ان کا مقصدِ وحید دعوت و تبلیغ کے ذریعہ کدورتوں کو صاف ستھرا کرنے کے بعد ایمان واسلام کی ضیاء باریوں سے روحوں کو روشن ومنور کرنا تھا۔ کسی بھی سلسلہ سے بیعت ہوا سے اپنا بنانے کا مقصد یہ تھا کہ روحانی تعلیمات سے آراستہ ہواور دعوت وتبلیغ کا فریضہ انجام دے کر بارگاہِ الٰہی میں مقرب ہو جائے۔

کارہائے نمایاں

بفضلہٖ تعالیٰ جن خانقاہوں میں بدیعی ومداری ضوفشانیاں ہیں وہاں سے دعوت وتبلیغ کا کام کچھ اس ڈھنگ سے ہوا کہ ہر باہوش ان کی خدمت کا معترف ہے۔ نقشبندی مجددی خانقاہوں نے روحانیت کی فضا ہموار کرنے کے ساتھ الحاد وزندقہ کا قلع قمع کیا ہے۔ خانقاہ قادریہ برکاتیہ کی دونوں شاخیں قادری مجیدی بدایوں شریف، قادری رضوی بریلی شریف سے روحانیت کی شمع فروزاں کرنے کے ساتھ حنفیت کو عام وتام اور بدعقیدگی کے خلاف کامیاب کوششیں ہوئی ہیں۔ چوں کہ مذکورہ خانقاہوں میں قادریت، چشتیت، نقشبندیت، سہروردیت، کے ساتھ بدیعیت مداریت کی جلوہ گری ہے۔ سیدنا قطب المدار کے خلیفۂ نامدار سید اجمل بہرائچی روحانیت کے تاجدار اور جود وسخا میں یکتائے روزگار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مارہرہ، بدایوں، بریلی، سرہند کی خانقاہوں سے منسلک افراد مختلف ڈھنگ سے اپنی دریادلی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ جاہل کو عالم، بے راہ روکو رہبر ورہنما بنانا اس کے لئے مشکل نہیں۔ جب چاہتے ہیں اشارۂ ابرو سے گداگر کو شہنشاہ بنادیتے ہیں۔ بلاشبہ سیدنا اجمل بہرائچی کے توسط سے فیضان بدیعیت عام وتام ہے۔

Scanned by CamScanner

احساسِ ذمہ داری

دعوت اسلام پیش کرنے والے سیکڑوں اولیائے کرام ہیں۔ حضور سیدنا داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کی کوششوں سے ہزاروں افراد داخلِ اسلام ہوئے۔ یوں ہی سلطان الہند خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کی سعیِ پیہم سے بے شمار افراد نے کلمۂ توحید کی تصدیق کی۔ چوں کہ یہ دونوں عظیم المرتبت شخصیتیں اپنی خانقاہوں میں جلوہ گر ہو کر دعوت وتبلیغ کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ مگر سیدنا قطب المدار علیہ الرحمہ کسی مخصوص مکان میں متمکن ہوئے بغیر جہاں ضرورت محسوس کرتے دعوت وتبلیغ میں مصروف ہو جاتے اور آنے والے داعیین کے لئے راستہ ہموار کرنا اپنی ذمہ داری محسوس کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ لاہور اور اجمیر میں بھی آپ کے چلّوں کے نشانات آج بھی موجود ہیں۔ چوں کہ آپ کو تقدمِ زمانی حاصل ہے۔

غازیِ اسلام حضور سیدنا مسعود غازی علیہ الرحمہ کی ولادت کی خوش خبری غازیِ پاک کے والدِ گرامی سیدنا سالار ساہو علیہ الرحمہ کو اجمیر معلیٰ میں دینا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کی نگاہِ ولایت وکرامت مشاہدہ کر رہی تھی کہ سرکار غازیِ پاک کی جائے ولادت اجمیر معلیٰ میں سلطان الہند کی جلوہ گری ہوگی۔ گویا کہ ہر وہ جگہ جہاں سے کسی برگزیدہ ہستی کے ذریعہ دعوتِ اسلام دی گئی ہے وہاں آپ کا چلّہ ہونے میں یہی حکمت ہے کہ سیدنا قطب المدار نے آنے والوں کے لئے رستہ ہموار کر دیا ہے۔ غیر منقسم ہندوستان میں ہر وہ جگہ جسے مدینۃ الاولیاء سے موسوم کیا جاتا ہے وہاں پہلے آپ ہی کہ جلوہ گری کا ثبوت آپ کا چلّہ ہے۔ آپ ہر اس شخص کو عظیم تر سمجھتے تھے جو دعوت وتبلیغ کے لئے اپنے کو وقف کر دیتا۔ اس کے لئے راستہ ہموار کرنے کے ساتھ اس کی روحانیت میں جلا بخشنا آپ کا وطیرہ تھا۔ ضرورت محسوس کرتے تو خلافت واجازت سے نواز کر اسے "نُوْرٌ عَلیٰ نُوْر" کر دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر قدیم خانقاہوں میں آپ کے سلسلہ کی جلوہ گری ہے۔ عیاں راچہ بیاں۔

Scanned by CamScanner

دورِ تنزل

یہ دورِ تنزل ہے۔ علمی تنزل کا حال یہ ہے کہ مشہور و معروف مفتیانِ کرام کفرِ فقہی و کفر کلامی کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ لزومی و التزامی کے درمیان فرق نہ سمجھنے کے باعث جو منھ میں آتا ہے، ارشاد فرمادیتے ہیں۔ اسی طرح خانقاہیت ناپید ہوتی جارہی ہے۔ درگاہیت کو خانقاہیت کا نام دیا جارہا ہے۔ جب کہ دونوں میں بیّن فرق ہے۔

درگاہ:۔ جس جگہ پیرِ طریقت صرف بیعتِ برکت لے اور منقبت خوانی، چادر گاگر اور نیاز فاتحہ کا خوب چلن ہو، اسے درگاہ کہتے ہیں۔

خانقاہ:۔ جس جگہ شیخ طریقت بیعتِ ارادت لینے کے ساتھ مریدین کو روحانی تربیت سے آراستہ اور دعوت و تبلیغ سے قلب ونظر کو مطہر و منور کرنے کی سعیِ پیہم کرے، اسے خانقاہ کہتے ہیں۔

سیدنا قطب المدار کے خلفائے نامدار قطب المدار کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بیعتِ ارادت لینے کے ساتھ داعی و مبلغ بنانے کا ہنر رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی بارگاہوں کے تربیت یافتہ جہاں پہونچتے وہاں اسلام کا غلبہ اور شرک و کفر کی مغلوبیت اور مسلمانوں میں خدمتِ دینِ متین کا جذبۂ بیکراں اور دنیا طلبی ان کی نظروں میں ہیچ رہتی۔ سید ابو محمد ارغون، سید ابوالحسن طیفور، سید ابو تراب فنصور، سید جمال الدین، قاضی مطہر، سید اجمل بہرائچی علیہم الرحمہ نے ایسے خلفاء کو تیار کیا ہے جن کی کوششوں و جانفشانیوں سے پورے ہندوستان میں اذان کی آواز سنائی دیتی ہے۔ صدیاں گزر گئیں مگر آج کے دورِ انحاط میں بھی مردانِ حق کی کوششوں سے روحانی فضائیں قائم ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ 'اللہ اکبر' کی صدائیں آج بھی بلند ہو رہی ہیں۔

Scanned by CamScanner

بیعت و خلافت میں انفرادیت

چوں کہ بیعتِ برکت اور رسمی خلافت کے آپ روادار نہ تھے۔ لہٰذا یہ کہنا درست ہے کہ حضور سیدنا قطب المدار نے کسی کو نام نہاد خلیفہ نہ بنایا۔ ہاں جن کے سر پر خلافت کا تاجِ افتخار رکھا انھیں عبادت و ریاضت کو خوگر اور دعوت و تبلیغ کی صلاحیتوں سے آراستہ کر دیا۔ تذکرہ نگاروں نے آپ کے نامور خلفاء کا تذکرہ کیا ہے، وہ نام نہاد نہیں بلکہ ولایت و کرامت کے تاجور تھے۔ جن کی مساعیِ جمیلہ سے بے شمار افراد دامنِ اسلام سے وابستہ ہوئے۔ اگر ان کی کوششیں ثمر آور نہ ہوتیں تو اس کثرت سے مساجد و مدارس کا وجود اور ہماری سماعت کی دہلیز پر قال اللہ وقال الرسول کا نغمۂ سرمدی ناپید ہوتا۔ اتر پردیش کے مشرقی علاقوں میں خلیفۂ قطب المدار سید احمد باد پا علیہ الرحمہ کی محنت و جانفشانی نہ ہوتی تو آج اس کثرت سے اہلِ اسلام کا بول بالا نہ ہوتا۔ یوں ہی مہاراشٹر میں سیدنا قطب المدار کے جانباز خلیفہ حاجی ملنگ علیہ الرحمہ نے اپنی ولایت و کرامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے جادوگروں کو پسپا نہ کیا ہوتا تو عروس البلاد میں اہلِ اسلام کی شان و شوکت نظر نہ آتی۔ خلاصہ یہ کہ قطب المدار نے کسی کو رسمی خلافت نہ دی۔ لہٰذا یہ کہنا درست ہے کہ حضور سیدنا قطب المدار نے کسی کو نام نہاد خلیفہ نہ بنایا۔

آپ بیعتِ برکت کے روادار نہ تھے تو کسی کو رسماً بیعت کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہٰذا یہ کہنا درست ہے کہ سیدنا قطب المدار نے کسی کو رسمی طور پر اپنے سلسلہ میں داخل نہ فرمایا۔ بلا شبہ نام نہاد رسمی سلسلہ ان کے مشن کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ وہ جسے بیعتِ اسلام یا بیعتِ ارادت سے نوازتے، اسے لاہوت و ملکوت کی سیر کرانے کے بعد عظیم المرتبت داعی و مبلغ بنا کر ہزاروں کے لئے مشعلِ راہِ ہدایت بنا دیتے۔ آپ کا ہر مرید روحانیت کا آفتاب و ماہتاب ہے۔ جس کی نوری کرنوں سے مردہ دلوں کو روشنی اور کفر و شرک کی گھنگھور گھٹاؤں میں ایمان و اسلام کی ضیاء باریاں ہوتی رہیں۔

چوں کہ آپ کی فنائیت و بقائیت بے مثال تھی۔ حضرت علی شیرِ خدا کی تعلیم و تربیت

Scanned by CamScanner

اور رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیکراں عنایتوں سے فنا فی اللہ اور بقا باللہ کا ظہور اس طور پر ہوتا کہ خورد ونوش کی حاجت نہ رہتی۔ جہاں چاہتے تشریف لے جاتے۔ طی الارض اور روحانی پرواز سے جب چاہتے چند لمحوں میں سیکڑوں میل کا سفر کر لیتے۔ کسی کے داد ودہش کی حاجت نہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ رسمی بیعت کے روادار نہ تھے۔ جب رسمی بیعت کا سلسلہ نہ تھا تو اسے منقطع ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہاں بیعتِ اسلام اور بیعتِ ارادت کا سلسلہ قائم تھا۔ اس لئے کہ آپ کے خلفائے کرام کی کاوشوں سے بدیعی خانقاہوں کے ساتھ جملہ مشارب کی خانقاہوں میں آپ کے سلسلہ کی جلوہ گری ہے۔

MADAARI MEDIA

THE MADAARIYA SOCIAL PLATFORM

Silsila e Madaariya's bold spokesman

Joine Now

مُصنِف کی بعض اہم تصنیفات

(۱) جلوۂ صابر

(۲) تحقیقی جواب

(۳) تاج الفحول حیات وخدمات

(۴) سیرت امام اعظم

(۵) نکاح وطلاق

(۶) غیر مقلدوں کے پانچ امام

(۷) تین معاصر اولیاء کرام

(۸) غیر مقلدوں کے سوالوں کا دنداں شکن جواب

(۹) محاسبہ

(۱۰) سوانح مخدوم ملت سید عظیم الدین وارثی

(۱۱) وسیلہ وشفاعت قرآن حدیث کی روشنی میں

(۱۲) غیر مقلدین اور مذہب اسلام

(۱۳) داعی اسلام قطب المدار

(۱۴) مجدد اعظم کے تجدیدی کارنامے

(۱۵) تذکرۃ المجددین — غیر مطبوعہ

FAIZI ART PRESS GORAKHPUR Mob. 9839502412

Scanned by CamScanner